REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS, FOR INDIA AT NO. R.N. ...
REGD. NO. P/GDP-3

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۲۳
شمارہ ۵۲

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۶ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

The Weekly BADR Qadian

۱۱ ذوالحجہ ۱۳۹۴ھ | ۲۶ فتح ۱۳۵۳ ہش | ۲۶ دسمبر ۱۹۷۴ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۲ فتح (دسمبر) سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت بہتر ہے۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرام ہونے کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۲ فتح محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں

— حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی مع جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

※

قادیان کی مقدس سرزمین میں

جماعت احمدیہ کے تراسیویں جلسہ سالانہ کا روح پرور انعقاد

بیرونی ممالک اور ہندوستان کے دور دراز علاقوں سے شمع احمدیت کے پروانوں اور فدائیوں کا روحانی اجتماع

دعاؤں اور ذکر الٰہی کی غیر معمولی کثرت۔ روحانی ذوق و شوق اور ولولۂ عشق الٰہی کے پرکیف مناظر!

علمائے سلسلہ کی دینی و علمی تقاریر

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل انچارج مبلغ مدراس

خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم اور اس کی تائید و نصرت سے ہماری زندگی میں ایک دفعہ پھر جلسہ سالانہ کے مبارک ایام آئے جو عبادات اور ذکر الٰہی سے معمور رہے۔ اور جس کی عظمت اور اہمیت کے بارے میں بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں جس کی بنیاد خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر ہے۔

جماعت احمدیہ کا تراسیواں جلسہ سالانہ احمدیت کے دائمی مرکز اور تخت گاہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں مورخہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ دسمبر ۱۹۷۴ء بمطابق ۱۳، ۱۴، ۱۵ فتح ۱۳۵۳ ہش بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار کو منعقد ہوا۔ پچھلے سالوں کی نسبت ہندوستان کے طول و عرض سے غیر معمولی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شیدائی اور احمدیت کے فدائی اپنے دائمی مرکز میں آ جمع ہوئے۔ اور امسال گذشتہ سال سے قریباً دگنی تعداد تھی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جب سے پاکستان میں اپنے احمدی بھائیوں پر انسانیت سوز مظالم ڈھائے گئے تھے۔ اور وہاں کی نیشنل اسمبلی نے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے جیسے کا قانون پاس کیا ہے۔ ہندوستان میں بسنے والے ہر مخلص احمدی کا دل اپنے روحانی مرکز قادیان کی طرف پرواز کرنے کی ایک قدرتی تڑپ اور جوش و خروش پائی جاتی تھی۔ اور اس گھڑی کے منتظر تھے کہ دارالامان میں جمع ہو کر ایک طرف اپنے مولیٰ کریم سے ان مظلوم و مقہور احمدی بھائیوں کے حق میں دعائیں کریں اور دوسری طرف دنیا والوں کو اور خاص کر پاکستانی حکام کو یہ بتائیں کہ یہ شمع احمدیت منہ کی پھونکوں سے بجھائی جانے والی نہیں ہے۔ اور ہر احمدی یہ بتانا چاہتا تھا۔ کہ

جلوۂ یار ہے یہ کچھ کھیل نہیں ہے لوگو!
احمدیت کا بھلا نقش مٹ دیکھو تو!

ہر احمدی اپنے عملی نمونہ سے یہ دکھا رہا تھا کہ احمدیت کی ترقی میں دنیا کی کوئی طاقت رکاوٹ ڈال نہیں سکتی۔ دنیا والوں کے سامنے احمدیت زندہ رہے گی پھولے گی۔ پھلے گی اور پروان چڑھے گی اور اس کے ذریعہ ہی سے اسلام کا موعود عالمگیر غلبہ ہوگا۔

اس نئے عزم اور ارادے کو عملی جامہ پہناتے ہوئے احباب جماعت مستورات اور ننھے منے بچوں کو لے کر دور دراز کی مسافت اور سفر کی کوفت اور سردی کی شدت کو خوشی خوشی برداشت کرتے ہوئے یہاں جمع ہوئے۔

مہمانان کرام: ہندوستان کے طول و عرض تمام صوبوں سے آئے ہوئے احباب کی وجہ سے دارالامان میں غیر معمولی چہل پہل ہو رہی تھی۔ حیدرآباد سے ایک سپیشل بوگی میں۔ اور اسی طرح سرینگر سے ایک سپیشل بس سے احباب تشریف لائے۔

یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ مہمانان کرام کی آمد کے سلسلہ میں پچھلے ۲۶ سالہ ریکارڈ ٹوٹ گئے ہیں پچھلے سالوں کی نسبت دگنی تعداد میں احباب تشریف لائے۔

بیرونی ممالک سے بھی ایک معقول تعداد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پروانے یہاں آ جمع ہوئے۔ ماریشس۔ انگلستان افریقہ پاکستان اور بنگلہ دیش سے یہ لوگ تشریف لائے ہوئے تھے۔

غرض ایک طرف ہم احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیتے ہوئے اور ہمارے خلاف مختلف منصوبے بنا کر ہمیں مخالفین نیست و نابود کرنا چاہتے ہیں تو دوسری طرف خدا تعالیٰ ہمارے ایمان جوش و جذبہ میں اور اخلاص و تقویٰ میں اور زیادہ پختہ کرتے ہوئے ہمیں ترقی کی منازل کی طرف لے جا رہا ہے۔ اور انشاء اللہ العزیز یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جبکہ ساری دنیا پر اسلام کا عالمگیر غلبہ ہوگا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کی ایک اہم غرض یہ بیان فرمائی تھی کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے۔ وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کا منہ دیکھ لیں گے۔ اور روشناس ہو کر آپس میں رشتۂ اخوت و محبت ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ چنانچہ امسال بھی اس بات کا اعادہ ہوا۔ مختلف علاقوں سے آئے ہوئے روحانی بھائی آپس میں مصافحہ و معانقہ کرتے ہوئے اپنے محبوب

(باقی دیکھئے صفحہ نمبر ۹)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رفاہ عام پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۶ر فتح ۱۳۵۳ ہش

قادیان میں جماعت احمدیہ کا تراسیواں سالانہ جلسہ

چند مختصر کوائف

الحمدُ للهِ ثُمَّ الحمدُ للهِ جماعت احمدیہ کا تراسیواں سالانہ جلسہ قادیان میں بتاریخ ۱۳ر ۱۴ر ۱۵ر دسمبر نہایت کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ اس طرح ہر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آنے والے مہمانوں کے ذریعہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کی ۹۲ سال پہلے کی بتائی گئی پیشگوئی ایک بار اپنی پوری شان اور غیر معمولی تائیدات الٰہیہ کی مظہر بن کر پوری ہوئی۔

خدا تعالیٰ کی قدرت کا عجیب کرشمہ ہے کہ اس سال کے شروع اور اس کے وسطی مہینوں میں بین الاقوامی سازش کے تحت جماعت احمدیہ کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کے خطرناک منصوبے تیار ہوئے نہ صرف تیار ہوئے بلکہ اپنی پوری قوت اور سطوت کے ساتھ ان کو بروئے عمل لایا بھی گیا۔ لیکن جس طرح تمام روحانی جماعتوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی کا اظہار لازم و ملزوم رہا ہے۔ اس جگہ بھی اسی نوع کی قدرت نمائی ہوئی۔ دشمن نے جس منصوبہ بند طریق پر جماعت کے خلاف مہم چلائی تھی۔ خدائے قادر و توانا نے اس سے کہیں بڑھ کر جماعت کی قبولیت دلوں میں ڈال دی جہاں غیروں میں بڑی تیزی اور خاص دلچسپی کے ساتھ جماعت کا مطالعہ ہونے لگا ہے۔ وہاں خود احمدی احباب کو اللہ تعالیٰ نے جس طرح کی ثبات قدمی اور جذبہ قربانی اور فدائیت میں غیر معمولی طور پر بڑھایا ہے۔ وہ بڑا ہی ایمان افروز ہے۔ اس کا منہ بولتا ثبوت قادیان میں منعقد ہونے والا جلسہ سالانہ ہے۔ جبکہ سابقہ سالوں کے مقابلہ میں اس سال تشریف لانے والوں کی تعداد بفضلہ تعالیٰ بہت زیادہ رہی!!

ہندوستان کے مختلف صوبہ جات سے تشریف لانے والے احباب اور جماعت کی روحانی باتیں سننے والے معقول تعداد میں غیر احمدی بھائی اور غیر مسلم حضرات شریک جلسہ ہوئے۔ تو بیرونی ممالک سے بھی ایک معقول تعداد میں احباب جماعت نے جلسہ میں شرکت کی چنانچہ انگلینڈ، تنزانیہ۔ نانا اے بی سینیا ماریشس کے علاوہ بنگلہ دیش سے بھی احباب تشریف لائے۔ جن میں ڈاکٹر شاہنواز صاحب انگلینڈ سے مولانا چوہدری عنایت اللہ صاحب تنزانیہ سے مولانا عنایت اللہ صاحب کا ہلگی مع اہلیہ صاحبہ نانا سے محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ابی سینیا سے اور بنگلہ دیش سے محترم مولانا محمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ بنگلہ دیش کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اسی طرح اندرون ملک کے شمال سے جنوب تک اور مشرق سے مغرب تک کی قریباً تمام ریاستوں سے نمائندگان جماعت نے خاص تعداد میں شرکت کی جن کے اسمائے گرامی کا ذکر موجب طوالت ہوگا۔ ان دوستوں کے ساتھ اچھے تعلیم یافتہ غیر از جماعت ایسے دوست بھی تشریف لائے جو احمدیت میں خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔

مہمانوں کی آمد گیارہ دسمبر سے شروع ہو گئی۔ انفرادی سفر کرنے کے علاوہ اس سال حیدرآباد اور یادگیر کے دوستوں نے ایک بوگی سیدھی قادیان اور واپسی کے لئے ریزرو کروائی جس میں ڈیڑھ سو کے قریب احباب تشریف لائے۔ ادھر کشمیر کے دوست بھی اسی طرح ایک سالم بس کرایہ پر لے کر سرینگر سے اجتماعی طور پر شریک جلسہ ہوئے۔ جو جلسہ کے دنوں میں قادیان میں ہی رہی حیدرآباد سے آنے والی ریزرو بوگی ۱۲ر دسمبر کی صبح کو اور سرینگر سے آنے والی بس ۱۲ر دسمبر کو قادیان آئی اور انہی کے مطابق واپسی بھی اجتماعی طور پر ہوئی چنانچہ سرینگر کی بس ۱۶ر دسمبر کی صبح کو احباب کو لے کر واپس روانہ ہو گئی۔ اور اگلے روز ۱۷ر دسمبر کو ٹرین سے [illegible] ریزرو بوگی سے احباب [illegible] تشریف لے

گئے جن میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت حیدرآباد اور محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت یادگیر خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

جلسہ سے قبل قادیان کا موسم خشک سردی کے سبب کچھ اچھا نہیں تھا۔ لیکن جلسہ سے قبل ہی باران رحمت ہو گئی اور جلسہ کے تینوں روز بھی مطلع جزوی طور پر ابر آلود ہی رہا۔ گو کبھی کبھی دھوپ بھی نکل آتی رہی اور خدا کے فضل سے جلسہ کا پروگرام عمدگی سے چلتا رہا۔ البتہ تیسرے روز رات ہی سے بارش ہونے لگی جس کی وجہ سے اس روز دونوں اجلاس مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوئے۔

گذشتہ چند سالوں میں یہ طریق رہا تھا کہ ایک اجلاس دن کے وقت اور دوسرا رات کے وقت مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا کرتا تھا۔ اس سال فیصلہ کے مطابق دونوں اجلاسات ہی دن کے وقت ہونے قرار پائے تھے۔ جو بحمد اللہ بہت کامیاب رہے۔ تینوں روز دونوں اجلاسات میں احباب جماعت کے علاوہ اچھی خاصی تعداد میں مقامی اور بیرونجات سے تشریف لائے ہوئے غیر مسلم دوست بڑے ذوق و شوق سے شریک ہوتے رہے۔ اور پورے انہماک اور توجہ کے ساتھ تقاریر کو سنتے رہے۔

حسب پروگرام مستورات کے اپنے علیحدہ ایک روزہ جلسہ کا بھی پروگرام بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا جس میں مقامی اور بیرونجات کی احمدی مستورات کے علاوہ [illegible] غیر مسلم خواتین نے بھی کافی تعداد میں شرکت کی اور مستورات کی تقاریر کو توجہ سے سنا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

مہمانان کرام کی بآرام واپسی کے لئے حسب سابق ریلوے سیٹوں کی ریزرویشن کا تسلی بخش طور پر انتظام رہا۔ اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ کی زیر نگرانی و ہدایت جملہ مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام تسلی بخش طور پر جاری رہا۔ حسب سابق اس سال بھی مہمانوں کی بڑی تعداد اجتماعی طور پر مدرسہ احمدیہ تعلیم الاسلام ہائی اسکول اور مہمان خانہ کے کوارٹرز میں قیام پذیر ہوئی جبکہ ۸۰ مہمانوں کو دار المسیح میں بھی قیام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی نصرت گرلز اسکول میں ایسے دوستوں کو ٹھہرایا گیا جو فیملی سمیت تشریف لائے تھے۔ ہر فیملی کے لئے اسکول کا ایک ایک کمرہ دے دیا گیا باقی ماندہ فیملیز کو درویشان کرام نے اپنے اپنے مکانوں پر ٹھہرایا۔ اور ان کی خدمت کی سعادت پائی۔

چونکہ جلسہ کے مبارک دنوں میں احباب دور دراز کا سفر کر کے محض مقامات مقدسہ کی زیارت اور یہاں پر چند روز قیام کر کے دعائیں اور ذکر الٰہی کرنے کے لئے کھچے چلے آتے ہیں اس لئے اس سال بھی تشریف لانے والے سبھی احباب و مستورات نے ان مبارک دنوں کے قیام سے اس جہت پر پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ پنجگانہ باجماعت نماز میں شرکت کے علاوہ جلسہ کے دنوں میں مسجد مبارک میں تہجد بھی اجتماعی طور پر ادا کی جاتی رہی۔ احباب اس نفلی عبادت میں بھی سخت سردی کے باوجود شریک ہوتے رہے۔ اس کے علاوہ اجتماعی و انفرادی دعاؤں اور ذکر الٰہی کا سلسلہ جاری رہا۔ ہر بھائی اور ہر بہن کی زیادہ تر کوشش یہی رہی کہ وہ مسجد مبارک، بیت الدعا، مسجد اقصیٰ، بہشتی مقبرہ میں جا کر دعائیں کرے اور ان مقدس مقامات کی برکات سے وافر حصہ پائے انتظام کی سہولت کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے بیت الدعا میں جا کر نفل ادا کرنے اور دعا کرنے کے لئے مستورات اور مردوں کے لئے علیحدہ علیحدہ اوقات کی تعیین کر دی گئی تھی۔ جس کا اعلان کر دیا گیا۔ اس کے مطابق احباب و خواتین استفادہ کرتے رہے خدا تعالیٰ سب کی دعاؤں کو پایۂ قبولیت بخشے۔ اور سب کی دلی مرادیں انہیں دے آمین۔

اس سال جلسہ کی پہلی تاریخ کو جمعہ کا مبارک دن تھا۔ اس لئے تمام احباب جماعت نے نماز جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں مسجد اقصیٰ میں ادا کی جبکہ خواتین کے لئے مسجد مبارک میں انتظام کیا گیا تھا۔ اور خطبہ کی آواز پہنچانے کے لئے لاؤڈ اسپیکر کا کنکشن بجلی کے تار سے مسجد مبارک کے ساتھ کر دیا گیا تھا۔

حسب سابق اس سال بھی نماز فجر کے بعد (باقی دیکھئے ص۱۱ پر)

خدا کی باتیں پوری ہوں گی اور اسلام ساری دنیا میں غالب آکر رہیگا انشاء اللہ

اس کیلئے ہمیں بے انتہا قربانیاں پیش کرنا ہوں گی۔ اور کٹھن آزمائشوں میں سے گزرنا ہو گا۔!!!

دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے

اپنے دلوں آنکھوں اور کانوں کو سیدھا رکھیں اور خدا کے حضور جھکیں تا اس کے فضل جلد آئیں۔

قادیان میں جماعت احمدیہ کے تراسی ویں جلسہ سالانہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا احباب جماعت کے نام روح پرور پیغام

قادیان ۱۶ دسمبر قادیان میں جماعت احمدیہ کے تراسی ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت و احسان احباب جماعت کے نام جو روح پرور پیغام ارسال فرمایا اس کا مکمل متن بیرونجات کے احباب کرام کی آگاہی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ یہ پیغام بتاریخ ۱۲ دسمبر جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس میں الحاج حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے پڑھ کر سنایا۔ (ایڈیٹر)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ　　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النّاصِرُ

جان سے عزیز بھائیو!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اللہ تعالیٰ آپ سب احباب کی امسال جلسہ سالانہ میں شمولیت کو نہ صرف اس رنگ میں بابرکت ثابت کرے کہ آپ کو ان ایام میں کثرت کے ساتھ ذکر الٰہی، نوافل اور دعاؤں اور انابت الی اللہ کی توفیق عطا فرمائے اور اسے قبول فرمائے بلکہ اپنے فضل سے اس لحاظ سے بھی اس جلسہ سالانہ کو بابرکت بنائے کہ نہ صرف ہندوستان کے لوگوں کے بلکہ ساری دنیا کے دلوں کو کھول دے۔ انہیں حقیقی اسلام کو قبول کرنے کی توفیق دے۔ اس طرح کہ ان کے دل ایمان کے نور سے منور ہو جائیں دلوں میں خدا کی محبت پیدا ہو جائے۔ اور ان کی زبانیں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں سعادت سمجھیں۔ آمین!

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض روحانی کے طفیل اس زمانہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند مہدی معہود علیہ السلام کی جماعت کے ذریعہ انشاء اللہ دنیا میں اسلام غالب آکر رہے گا۔ سچائی کی فتح ہوگی۔ اور اسلام کو وہی تروتازگی ایک بار پھر نصیب ہو گی جو اسے ایک زمانہ میں حاصل ہوئی تھی۔ مخالف اسے معدوم کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگائے گا۔ مگر وہ اس میں کامیاب نہیں ہو گا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے

"اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے۔ جس نے زمین و آسمان کو بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں یہی ایک مذہب ہو گا۔ جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے۔ نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہانتک کہ قیامت آجائے گی۔ اگر اب مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان کیونکہ کوئی نبی نہیں جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا۔ اور ضرور تھا کہ مسیح موعود سے بھی ٹھٹھا کیا جاتا۔" (تذکرۃ الشہادتین)

پس خدا کی باتیں پوری ہوں گی۔ اور اسلام ساری دنیا میں غالب آکر رہے گا۔ انشاء اللہ مگر اس کے لئے ہمیں بے انتہا قربانیاں پیش کرنا ہوں گی۔ اسلام کی عزت کے لئے ذلتیں برداشت کرنا ہوں گی۔ اور ہر قسم کے دکھ سہنا ہوں گے۔ آزمائشوں اور ابتلاؤں کے کٹھن منازل میں سے گذرنا ہوگا۔ اور اس راہ میں ہر قربانی پیش کرنا ہوگی۔ کہ اس کے بغیر اس مقصد عظیم میں کامیابی ممکن نہیں۔

پس اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں۔ دعائیں کریں۔ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ہر ایک ابتلاء اور آزمائش میں ثابت قدم رکھے۔ اور ایمان پر استقامت بخشے۔ دنیا میں اسلام کو جلد غالب کر دے۔ اور اس راہ میں ہماری ہر قربانی قبول فرمائے آمین اپنے دلوں، آنکھوں اور کانوں کو سیدھا رکھیں اور خدا کے حضور جھکیں تا اس کے فضل جلد آجائیں۔

مرزا ناصر احمد

۸۲/۱۲/۳ خلیفۃ المسیح الثالث

جلسہ سالانہ قادیان کے آخری روز دو بزرگ درویش صحابی

حضرت ڈاکٹر عطر الدین صاحب اور حضرت حافظ عبد الرحمن صاحب پشاوری وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

قادیان ۱۵ردسمبر آج جبکہ جلسہ سالانہ قادیان کا آخری دن تھا۔ ۱۵/۱۴ دسمبر کی درمیانی شب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی اور درویش حضرت ڈاکٹر عطر الدین صاحبؓ وفات پاگئے۔ اور صبح ساڑھے دس بجے کے قریب ایک دوسرے صحابی اور درویش حضرت حافظ عبد الرحمن صاحب پشاوری کی وفات ہوگئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون زمانہ درویشی کا یہ پہلا واقعہ ہے کہ ایک ہی روز قادیان میں دو درویشوں اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابیوں کی وفات ہوئی۔ اور ہم لوگ ان کے قیمتی وجود سے ہمیشہ کے لئے محروم ہوگئے۔ دونوں بزرگان دیر سے بیمار چلے آتے تھے۔ بوجہ پیری بے حد کمزور اور ناتواں ہوچکے تھے آج جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس کے ختم ہونے پر ۲½ بجے دوپہر دونوں بزرگان کی نماز جنازہ گلشن احمد کے وسیع صحن (بالمقابل دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ) میں حضرت الحاج مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل نے پڑھائی۔ اور جلسہ سالانہ پر آنے والے کثیر التعداد مہمانوں نے بھی مقامی احباب کے ساتھ مل کر نماز جنازہ میں شرکت کی۔ دونوں بزرگان ہی موصی تھے اس لئے دونوں کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

حضرت ڈاکٹر عطر الدین صاحب رضی اللہ عنہ بڑے ہی باہمت بزرگ تھے آپؓ تحصیل شکر گڑھ اور ضلع گورداسپور کے قصبہ جمال میں ۱۸۸۸ء میں پیدا ہوئے آپ کو ۱۸۹۸ء میں بمقام امرتسر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولین زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ دیکھتے ہی حضور کی محبت دل میں راسخ ہو گئی۔ چنانچہ اگلے سال ۱۸۹۹ء میں بارہ تیرہ سال کی عمر میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں اپنی بیعت کا خط لکھ دیا۔ جسے حضورؑ نے ازراہ شفقت قبول فرما لیا پھر قادیان میں آکر تعلیم حاصل کرنے کی سعادت ملی۔ ۱۹۰۶ء میں وٹرنری کالج لاہور میں داخل ہوئے جہاں سے ۱۹۱۰ء میں تکمیل تعلیم کی۔ اور سرکاری ملازمت اختیار کرلی آپ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایسا عشق و محبت تھی کہ دوران ملازمت اپنے احباب فرزند سے اکثر اس امر کا اظہار فرماتے کہ میری خواہش ہے کہ ملازمت ترک کرکے حضور کے قدموں میں ہمیشہ کے لئے آرہوں۔ حتیٰ کہ اپنی اس خواہش کو حضور علیہ السلام کی خدمت میں بھی لکھ بھیجتے جس پر حضور مشورہ دیتے کہ ملازمت ترک نہ کریں چنانچہ ملازمت کے سلسلہ میں آپ بھیرہ راولپنڈی۔ کوہاٹ۔ میانوالی۔ گجرات وغیرہ مقامات میں متعین رہے۔ ۱۹۱۴ء سے ۱۹۲۰ء تک آپ نے فوج میں ہیڈ وٹرنری کے طور پر ملازمت کی پہلے پہلے پر مسقط بغداد، بصرہ اور برما میں متعین رہے ۱۹۲۰ء میں آپ کو پنشن مل گئی۔ جو تا حیات جاری رہی۔ اس طرح آپ نے کم و بیش چوّن سال بطور پنشنر گذارے۔

دوران ملازمت آپؓ نے تین سال تک بمبئی میں قیام کیا تو آپ وہاں صدر جماعت بھی رہے۔ اور جمعہ کی نماز آپ کے مکان پر ادا ہوتی تھی۔ بغداد کے جس کیمپ میں آپؓ مقیم تھے۔ اس میں صرف تین چار احمدی احباب تھے۔ جنہوں نے آپ کو امام الصلوٰۃ بنا لیا تھا۔ اس طرح آپ کی ملازمت کا عرصہ بھی دینی ماحول میں گذرا۔

آپ تحریک جدید کے دور اول کے انیس سالہ پنجہزاری مجاہدین میں شامل تھے۔ جب ملک کی تقسیم ہوئی تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تحریک پر آپ اپنے محبوب آقا حضرت مسیح پاک کی مقدس بستی میں قادیان میں آخری عمر بطور درویش گذارنے کے لئے ۱۱ر مئی ۱۹۴۸ء کو قادیان پہنچے اور اس طرح آپ کی پرانی دلی خواہش بھی پوری ہوئی کہ قادیان میں آکر مستقل طور پر رہائش پذیر رہیں۔

حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر اولین مبلغ افریقہ اور قدیم صحابی حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب رضی اللہ عنہ آپ کے ہمزلف تھے زمانہ درویشی میں آپ نے حج بھی کیا۔ جس کے جملہ اخراجات آپؓ کے لائق بیٹے مکرم ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب نے برداشت لئے اور اپنے والد بزرگوار کی اس طرح خدمت کی سعادت پائی۔

درویشی کے ستائیس سال حضرت ڈاکٹر صاحب نے نہایت درجہ اخلاص اور فدائیت سے گذارے آپ بڑے ہی باہمت تھے باوجود پیرانہ سالی کے اکثر چلتے پھرتے رہتے۔ وفات سے صرف چند روز جبکہ طبیعت بہت ہی نڈھال ہوگئی۔ چلنے پھرنے سے معذور ہوگئے اور بہت ہی کم خدمت کرائی رضی اللہ عنہ واعلی اللہ درجاتہ فی جنۃ النعیم

حضرت حافظ عبد الرحمن صاحب پشاوری

حضرت حافظ عبد الرحمن صاحب ۱۸۹۱ء میں پیدا ہوئے پشاور آپ کا آبائی وطن تھا آپ کے والد ماجد حضرت احمد جان صاحب پشاوری رضی اللہ عنہ اپنے اہل خانہ سمیت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ ہی میں قادیان تشریف لاتے مرحوم کی ولادت بھی قادیان ہی میں ہوئی حضرت حافظ صاحب بتایا کرتے تھے کہ میری ولادت کے موقعہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے اپنے پاس سے میرے لئے کرتہ عطا فرمایا جو ولادت کے بعد سب سے پہلے مجھے پہنایا گیا والدین کی وفات پر بچپن کا زمانہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا ہی کے کنار عاطفت میں گزرا خدا تعالیٰ نے حافظ صاحب کو لحن داؤدی عطا کیا تھا جس کی وجہ سے تقسیم ملک سے قبل بیرونجات میں منعقد ہونے والے بیشتر جلسوں میں آپ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور کلام محمود سے دینی نظمیں بڑے ہی اثر انگیز طریق پر پڑھنے کا موقعہ ملا۔

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ ایسے جلسوں میں اکثر آپؓ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام سنانے کا ارشاد فرمایا کرتے تھے دوسرے اوقات میں بھی بڑی خواہش سے آپ سے حضورؑ کا منظوم کلام سنا کرتے تھے۔

تقسیم ملک کے بعد آپ نے [illegible] درویشانہ زندگی کو ترجیح دی اور آخری وقت تک مقامات مقدسہ کی خدمت کرتے رہے۔

آپ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے حد محبت تھی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب [illegible] خدمت کرنے میں [illegible] کرتے اور محترم صاحبزادہ صاحب نے بھی آپ کے اخلاص اور محبت کی قدر کرتے ہوئے آپ کو دار المسیح میں اپنی رہائش گاہ کے قریب جگہ دے رکھی تھی۔ آپ قریباً ایک سال سے زیادہ کمزور ہوچکے تھے اس کے باوجود بڑی ہمت سے نمازوں میں آجاتے۔ اور بازار بھی کام کاج کے لئے چلے جاتے۔ لیکن جب ضعف اور ناتوانی نے غلبہ پا لیا۔ تو دالان حضرت ام المومنینؓ کے شرق میں واقع کمرہ میں اکثر چارپائی پر ہی لیٹے رہ کر دعا اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتے۔ حضرت حافظ صاحب کی آخری بیماری میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب آپ کا بہت خیال رکھتے محترم نے علاج معالجہ اور خورد و نوش کا انتظام اپنے گھر سے فرماتے رہے۔ جب بیماری کی تکلیف زیادہ ہوگئی تو مکرم مولوی علم اللہ خان صاحب درویش کو محترم حافظ صاحب کے قریب رہ کر خدمت کرنے کا موقعہ ملا جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

مکرم حافظ صاحب بڑی خوبیوں کے مالک تھے نہایت نیک دیندار نمازی دعاگو اور خوش خلق خدا کی رضا پر راضی رہنے والے صاف گو اور معاملات میں بڑے ہی صاف تھے تقسیم ملک کے بعد جس غرض سے قادیان کی رہائش کو اپنایا ہوا تھا ۱۵ر فتح ۱۳۵۴ ہش تک اس غرض کو پورا کرنے میں کامیاب ہوگئے رضی اللہ عنہ ادارہ بدر دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو بزرگان کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ اور ہم سب کو بھی اور دونوں کے جملہ لواحقین کو بھی آپ کے نیک نمونہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

ولادتیں

(۱) قادیان ۱۰ر دسمبر مکرم بشیر احمد صاحب شاد درویش قادیان کو اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے عزیزہ کا نام "امۃ الحفیظ بشریٰ" تجویز کیا گیا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ اور قرۃ العین بنائے اور عمر دراز کرے آمین مکرم شاد صاحب کی یہ پہلی اولاد ہے اس سے قبل موصوف کے بیٹے سے بچے خورد سالی ہی میں وفات پاگئے۔ احباب اس بچی کے لئے خصوصیت سے دعا کریں اللہ تعالیٰ صحت و عافیت سے اس بچی کو لمبی عمر دے اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے

۲ قادیان ۱۶ر دسمبر عزیز احمد صاحب ابن مکرم شریف احمد صاحب شیخوپوری درویش کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین بنائے آمین

(اسسٹنٹ ایڈیٹر بدر)

قادیان کی مقدس سرزمین میں

جماعت احمدیہ کے تراسی (۸۳) ویں جلسہ سالانہ کا روح پرور انعقاد

(بقیہ صفحہ اوّل)

و للّٰہی اخوت کی تجدید کرتے رہے! جب دو احمدی آپس میں ملتے ہیں تو ہر قسم کی دُوری ختم ہوتے ہوئے نظر آتی تھی۔ لسانیت، صوبائیت وغیرہ کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا!! ہر ایک احمدیت کے سلک میں مضبوطی سے منسلک نظر آرہا تھا۔ کسی نے کیا خوب فرمایا تھا۔ ؎

جب مل گئے دو احمدی
مجنوں کو لیلیٰ مل گئی!!

دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی کثرت

جلسہ سالانہ کی ایک بنیادی غرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بیان فرمائی ہے کہ تا اس میں شمولیت کرنے والوں میں دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو۔ اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے۔ اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔

امسال بھی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر یہ بنیادی غرض بڑی شان اور آب و تاب سے پوری ہوئی۔ احباب کو خصوصی عبادات، دُعاؤں اور ذکر الٰہی کے بے حساب مواقع حاصل ہوئے۔ اور انہوں نے ایسے انمول مواقع سے فائدہ اٹھانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

تہجد اور درس

ان کے اوقات اجلاسوں میں علمائے کرام کے ایمان افروز تقاریر سے مستفیض ہوتے رہے۔ اور راتیں عبادات اور ذکر الٰہی میں بسر کیں۔ مسجد مبارک میں روزانہ تہجد کی نماز ہوتی تھی۔ جلسہ سالانہ کے ایّام میں ایک الگ شان اور روحانی کیفیت پیدا ہوتی تھی۔ علی الصبح چار بجنے سے پہلے ہی شدید اور ناقابل برداشت سردی سہتے ہوئے لوگ مسجد مبارک میں پہنچنے شروع ہوتے تھے۔ مستورات بھی مَردوں سے پیچھے نہیں تھیں۔ حتیٰ کہ پانچ بجے صبح نماز کھڑی ہونے تک مسجد کا اندرونی حصّہ اور صحن ہی نہیں بلکہ مسجد کی چھت پر بھی شدید سردی کے باوجود کمال محویت کے عالم میں آستانۂ الوہیت پر کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے رہے اور نماز کے دوران نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ دنیا بھر میں غلبہ اسلام کے لئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی درازیٔ عمر اور آپ کے تمام منصوبوں کی تکمیل کے لئے اور پاکستان کے مظلوم بھائیوں کی نجات کے لئے دردِ دل سے دُعائیں مانگی جاتی رہیں۔

جلسہ سالانہ کے ایّام میں محترم مولانا عبد الحق صاحب فضل، محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل اور خاکسار محمد عمر کو نمازِ تہجد پڑھانے کا شرف حاصل ہوا۔

ان ایّام میں بعد نماز فجر مورخہ ۱۳ر ۱۴ر کو محترم مولانا چوہدری عنایت اللہ صاحب نے پاکستان کے احمدیوں کے ایمان افروز حالات سُنائے۔ اُس وقت سامعین کی عجیب کیفیت ہوتی تھی۔ ایک طرف عاشقانِ احمدیت کے ایمان افروز حالات سُن کر چیخیں نکل آتی تھیں تو دوسری طرف خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت اور اس کے بے پایاں فضل وکرم کے واقعات سُن کر خدا تعالیٰ کی حمد اور شکر کے طور پر نعرہ ہائے تکبیر بلند ہو رہے تھے۔ ۱۵ر تاریخ کو بعد نماز فجر سب سے پہلے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض روح پرور ملفوظات پڑھ کر سُنائے۔ اس کے بعد مکرم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب اور مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب نے پاکستان میں احمدیوں کے ایمان افروز واقعات سُنائے۔ اور ۱۸ر دسمبر کو فجر کی نماز کے بعد مولانا شریف احمد صاحب امینی نے درس دیا۔

اجلاسات

مورخہ ۱۳ر اور ۱۴ر دسمبر کو دو دو اجلاسات جلسہ گاہ میں اور بوجہ بارش مورخہ ۱۵ر دسمبر کو دونوں اجلاس مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوئے۔ سٹیج سکریڑی کے فرائض محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی سر انجام دیتے رہے۔

پہلا دن — پہلا اجلاس

پہلے دن کا پہلا اجلاس مورخہ ۱۳ر دسمبر ۷۳ء کو ٹھیک ½۱۰ بجے محترم الحاج حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی نے نہایت پُرسوز انداز میں تلاوت قرآن مجید فرمائی۔ بعدہٗ محترم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم خوش الحانی سے سُنا کر ایک روحانی ماحول پیدا کر دیا۔

پرچم کشائی

اس کے بعد محترم حضرت صاحب صدر نے لوائے احمدیت لہرانے کے لئے Flag post کی طرف تشریف لے گئے۔ اُس وقت تمام احباب کرام احتراماً کھڑے ہو گئے۔ جوں ہی لوائے احمدیت فلیگ پوسٹ میں آہستہ آہستہ اوپر کی طرف اُٹھنے لگا تو سبھی زیر لب دُعاؤں میں مصروف تھے کہ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ
اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

جوں ہی لوائے احمدیت اپنی پوری شان و شوکت اور پُر وقار انداز میں قادیان کی مقدس فضاء میں لہرانے لگا تو جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر 'اسلام زندہ باد' احمدیت زندہ باد' حضرت امیر المومنین زندہ باد' انسانیت زندہ باد وغیرہ روح پرور نعروں سے گونجنے لگی۔

صدارتی تقریر

اس کے بعد محترم امیر صاحب نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

سب سے پہلے میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے ایک سال کے بعد ایک دفعہ پھر ہمیں اس مقدس مقام میں آجمع ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ لوگ اتنی دُور دراز مسافت طے کرتے ہوئے اور سفر کی مختلف تکالیف اور کوفتیں برداشت کرتے ہوئے اور تمام دنیاوی حوائج کو پس پُشت ڈال کر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ وہ کسی دُنیاوی منفعت کی خاطر نہیں آئے۔ کیونکہ یہاں نہ کوئی دنیاوی مارکیٹ ہے نہ کوئی دنیاوی عیش وعشرت کے سامان ہیں اور نہ ہی یہاں کوئی کھیل کود تماشہ ہے۔ یہاں جو کچھ ہیں وہ سب کے سب رضائے الٰہی کے حصول کے سامان ہیں۔ اس مقدس جلسہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ یہ کوئی معمولی جلسہ نہیں بلکہ اس کی بنیاد خدا تعالیٰ نے خود اپنے مقدس ہاتھوں سے رکھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مقدس جلسہ میں شرکت کرنے والوں کے لئے بہت دُعائیں کی ہیں۔ ہم دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے وہ تمام دُعائیں ہمارے حق میں قبول فرمائے آمین۔

اس کے بعد محترم حضرت امیر صاحب نے ایک لمبی پُرسوز اجتماعی دُعا فرمائی۔ جس میں اسلام اور احمدیت کے عالمگیر غلبہ کے لئے اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی درازیٔ عمر اور حضور کے تمام منصوبوں کی کامیابی کے لئے دردِ دل سے دُعا کی گئی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

اس کے بعد محترم صدر صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک روح پرور پیغام پڑھ کر سُنایا جس میں حضور اقدس نے اسلام کے عالمگیر غلبہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک جلیل القدر پیشگوئی کا ذکر فرمایا۔ اس روح پرور پیغام کا متن اسی پرچہ میں دوسری جگہ درج ہے۔

پیغام سُنائے جانے کے بعد محترم صاحب صدر نے تلقین فرمائی کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اس زمانہ کے مامور من اللہ کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ اس ایمان کے مطابق اعمالِ صالحہ کا بھی مظاہرہ کریں اور اس کے مطابق مختلف قسم کی قربانیوں اور ابتلاؤں سے بھی ہمیں گزرنا پڑے گا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْۤا اَنْ يَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ۔

گویا کہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ ہمارے ایمان کی پختگی کے لئے آزمائشوں کی چکیوں سے گزرنا پڑے گا اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے نیک اعمال کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت دنیا میں روشن کریں۔ میں اکثر اپنے غیر مسلم دوستوں سے بھی کہتا رہتا ہوں کہ تم اپنے پیغمبروں کو سچے سمجھتے ہو تو تمہیں چاہیئے کہ ان کی نصائح کے مطابق

اعمالِ صالحہ بھی بجالائیں تاکہ اپنے اعمال سے اپنے پیغمبروں کی سچائی ثابت کرو۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے پاک نمونے ہمارے سامنے ہیں۔ انہوں نے اپنے ایمان کے مطابق اعمال بجالائے۔ جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے انہیں رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کا سرٹیفکیٹ دیا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے نیک و پاک نمونوں سے خدا تعالیٰ کی رضا کو پانے والے بنیں۔

صدارتی تقریر کے بعد مکرم عبد المالک صاحب ملکانہ نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضؓ کا نعتیہ منظوم کلام نہایت خوش الحانی سے سنایا۔ جس کا پہلا شعر یہ ہے۔

بدرگاہِ ذی شانِ خیر الانام
شفیع الوریٰ مرجعِ خاص و عام

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی

اس کے بعد مذکورہ عنوان پر برادرم مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے تقریر فرمائی۔

فاضل مقرر نے حضرت نبی اکرم صلعم کی مقدس حیات اور سیرت کے چند پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ کے پاکیزہ بچپن اور جوانی کا نقشہ کھینچ کر بتایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت دنیا کی ضلالت کن اور تباہ کن حالت کا ذکر کرنے کے بعد آپ کے دعوئ نبوت اور اس کے بعد پیش آمدہ مظالم کی تفصیل بیان فرمائی۔ آپ نے حضرت رسول کریم صلعم کی مکی زندگی کے ۱۳ سالہ دور کے بعض چیدہ چیدہ واقعات بیان کرنے کے بعد بتایا کہ دعوئ نبوت کے بعد حضرت رسول کریم صلعم کی تیرہ سالہ مکی زندگی کا دور کس قدر مظلومی، بے کسی، بے سروسامانی اور کمزوری کا تھا۔ حتیٰ کہ آپ کو وطن سے بے وطن ہونا پڑا۔ کم و بیش یہی صورت حال اس وقت جماعت احمدیہ کی ہے۔ وہ کونسا ظلم ہے جو آنحضرت صلعم پر کفار نے کیا اور آج جماعت احمدیہ کے مخالفین احمدیوں پر نہیں کر رہے ہیں۔ لیکن جس طرح یقینی حالات میں اسلام نے صدرِ اوّل میں ترقی و سربلندی حاصل کی۔ اسی طرح اب احمدیت کے لئے بھی آخر کار فتح و غلبہ مقدر ہے۔ اور موجودہ حال بڑی عارضی ہے اور اسلام و احمدیت

کی فتح و کامرانی کے عظیم اور روشن دن آنے والے ہیں۔

اس تقریر کے بعد چند اعلانات ہوئے اور اس کے ساتھ ہی پہلے روز کا پہلا اجلاس ختم ہوا۔

خطبہ جمعہ

مسجد اقصیٰ میں
ٹھیک ۱½ بجے

محترمی حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ نے خطبہ جمعہ کا آغاز فرمایا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا جتنا بھی شکر و حمد کیا جائے کم ہے کہ اُس نے ہمیں توفیق دی کہ مامور من اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی منشاء کے تحت ان دُعاؤں کے مورد بننے کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائیں۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں، برکتوں اور فضلوں کے حصول کے لئے احمدیت کے دائمی مرکز میں جمع ہوئے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ مختلف قسم کی آزمائشیں مختلف طریقوں سے انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی نازل فرماتا ہے۔ اور یہ آزمائشیں ایک مومن کے ایمان کے صیقل کرنے کے لئے اور اسے زمینی سے آسمانی بنانے کے لئے نازل ہوتی ہیں۔ ان آزمائشوں کے دور میں اپنے دن اور راتیں عبادتوں اور دعاؤں سے معمور کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس کلام سے بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے۔

خطبہ ثانیہ میں آنمحترم نے بعض دعاؤں کا اعلان کرنے کے بعد فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد میں سے ایک یہ بیان فرمایا ہے کہ اس سال کے عرصہ میں جو دوست وفات پا جائیں ان کے حق میں اور ان کی مغفرت کے لئے دعائیں کی جائیں۔ چنانچہ آپ نے نماز جمعہ کے بعد بعض فوت شدہ بزرگوں اور موصیوں کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

پہلا دن —— دوسرا اجلاس

اس مقدس جلسہ کی دوسری نشست جلسہ گاہ میں بعد دوپہر تین بجے زیر صدارت محترم سیٹھ محمد الٰہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر منعقد ہوئی۔

محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ پونچھ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک روح پرور نعتیہ کلام خوش الحانی سے سنایا جس کا عنوان ہے۔

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے

ختم نبوت کی حقیقت

اس اجلاس کی پہلی تقریر مذکورہ عنوان پر خاکسار نے کی۔ خاکسار نے بتایا کہ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت خدا تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت اور رحمت ہے اور جب تک بنی نوع انسان کا وجود رہے گا۔ خدا تعالیٰ کی یہ رحمت نازل ہوتی رہے گی۔ اور دُنیا کی کوئی طاقت اس نزول رحمت پر پہرہ نہیں بٹھا سکتی۔ اور نہ ہی دنیا کے تمام علماء اور مُلّاں مل کر اس اجرائے نبوت میں رخنہ ڈال سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے رحمۃ للعٰلمین حضرت رسول کریم صلعم کے ذریعہ یہ مژدہ جانفزا سنایا کہ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ تم کبھی بھی خدا تعالیٰ کی اس رحمت سے مایوس نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کی یہ عظیم نعمت اور رحمت قیامت تک جاری رہے گی۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جب بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے نبوت کی رحمت نازل ہوتی ہے تو مخالفوں کی طرف سے یہ نعرہ بلند کیا جاتا رہا کہ خدا تعالیٰ نے اجرائے نبوت کو ہمیشہ کے لئے بند کر دیا ہے۔ اس لئے اس رحمت کو قبول کرنے کے لئے ہم تیار نہیں۔ چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کی قوم نے اور یہود نے اسی طریق کو اختیار کیا تھا۔ اسی طرح آج حضرت رسول کریم صلعم کی غلامی میں آئے ہوئے آپ کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابل پر مخالفوں نے آیۃ خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی کا سہارا لے کر یہ کہنا شروع کیا کہ حضرت رسول کریم صلعم کے بعد خدا تعالیٰ نے نبوت کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا ہے۔ اور ہم نے پاکستان کے وزیر اعظم بھٹو کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی اس رحمت پر پہرہ بٹھا دیا ہے۔ اور خدا پاکستانی پارلیمنٹ کے اس فیصلہ سے خوف کھا کر اپنی سنت قدیمہ کو تبدیل کرنے پر مجبور ہو رہا ہے۔ اور نعوذ باللہ وہ شش و پنج میں پڑ گیا ہے کہ اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰی کو کس طرح عملی جامہ پہنایا جائے (نعوذ باللہ)

اس کے بعد خاکسار نے آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی کی تشریح کرتے ہوئے حضرت رسول کریم صلعم کے مقام ختم نبوت پر روشنی ڈالی۔

انسانی برادری اور مذہبی رواداری

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل کی ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اور اس کی پیدائش کا مقصد صفاتِ الٰہیہ کے مظہر بننا اور قرب الٰہی کا حصول ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے صفت بشریت کی وجہ سے اس کی رہنمائی کے لئے مامور من اللہ کے سلسلہ کو جاری فرمایا ہے۔ انہوں نے آکر مذہبی رواداری کی بنیاد پر انسانی برادری کو قائم فرمایا۔ ہر نبی کی بعثت کے وقت جو مخالفت اور ہنگامے مخالفوں اور نہ ماننے والوں کی طرف سے برپا کئے جاتے رہے ہیں، فاضل مقرر نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت نبی کریم صلعم تک آئے ہوئے انبیاء کی زندگی کے واقعات کی روشنی میں بیان فرمائے۔ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سیدنا حضرت رسول کریم صلعم کی غلامی میں از سرِ نو دُنیا میں مذہبی رواداری اور انسانی برادری کے قیام کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ آپؑ کے مشن کی عظیم الشان اور عالمگیر کامیابی کو دیکھ کر طاغوتی طاقتوں میں پھر جوش پیدا ہوا ہے۔ اسی جوش کا نتیجہ آج کل پاکستان میں ظاہر ہو رہا ہے۔

فاضل مقرر نے آخر میں مختلف واقعاتی پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے بیان فرمایا کہ ان مخالفتوں کا انجام بھی وہی ہو گا۔ جو دیگر نبیوں کے مخالفوں کا ہوا تھا۔ انشاء اللہ العزیز۔

اس کے بعد اس اجلاس کی کارروائی نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا دن —— پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس مورخہ ۱۴ر دسمبر ۷۴ء صبح ½۱۰ بجے جلسہ گاہ میں زیر صدارت محترم مولانا محمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ بنگلہ دیش منعقد ہوا۔

مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم غلام نبی صاحب ناظر کشمیری نے خوش الحانی

سے اپنی ایک نظم سُنائی ۔

ذکرِ حبیب

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے کی ذکرِ حبیب کے موضوع پر ہوئی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت و سوانح اور آپ کے اخلاق عالیہ اور عادات حمیدہ کے متعلق تقریر کرتے ہوئے آپ کی سادگی، خدام و احباب سے مشفقانہ سلوک۔ عشقِ خدا اور رسول۔ شفقت علیٰ خلق اللہ۔ احترام انسانیت غیر مسلموں سے تعلقات مخالفین سے حسن سلوک کے متعلق بعض نہایت ایمان افروز واقعات سُنائے ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

مذکورہ عنوان پر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تبشیری اور انذاری پیشگوئیوں کو نہایت ایمان افروز انداز میں بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی عظیم الشان عالمگیر کامیابیوں اور مخالفین حق و صداقت کی ناکامیوں اور پسپائیوں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے مختلف پیشگوئیوں کو بیان کرتے ہوئے موجودہ مخالفت کا ذکر کیا۔ اور ساتھ ہی اس کے انجام کی طرف بھی روشنی ڈالی چنانچہ اس ضمن میں آپ نے واشنگٹن پوسٹ کے نامہ نگار سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوران انٹرویو جو ذکر فرمایا تھا اُس کا ذکر کیا۔ یعنی حضور نے فرمایا تھا کہ

"موجودہ ابتلاء کی پیشگوئی تھی اور اسی طرح بالآخر ہماری فتح کی بھی ہم اس تکلیف کے شروع ہونے کے منتظر تھے۔ لیکن یہ ختم بھی ہو جائے گی۔ دریں اثناء یہ امر بے معنی ہے کہ وہ ہمارا کیا نام رکھتے ہیں۔ ہم اپنے خدا سے زندہ تعلق رکھتے ہیں اور وہ ہمیں "مسلم" کے نام سے پکارتا ہے۔"

مقرر نے اپنی تقریر کے آخر میں مستقبل قریب میں ہونے والی عظیم الشان فتح و کامرانی کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض ایمان افروز پیشگوئیاں بیان فرمائیں ۔

اس کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب خادم نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک پُرانی نظم نہایت خوش الحانی سے سنائی۔ جس میں پاکستان میں ڈھائے گئے مظالم کا پورا نقشہ کھینچا گیا تھا ۔

رابطہ عالم اسلامی کانفرنس کی قراردادوں کا واقعاتی جائزہ

اس اجلاس کی آخری تقریر مذکورہ عنوان پر محترم مولانا عبدالحق صاحب فضل مبلغ انچارج حیدرآباد کی ہوئی۔ آپ نے رابطہ عالم اسلامی کانفرنس میں منظور شدہ قراردادوں کی حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کمیٹی جس کا نام تو رابطہ کی طرح بڑا پُرکشش اور خوشنما ہو۔ لیکن اس کا کردار منافرت اور اختلاف پیدا کرنا اور اسوۂ نبی سے منہ موڑنا اور غیر مومن بلکہ کفّار کا راستہ اختیار کرنا ہو۔ ایسے لوگوں کے متعلق خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ ان کی روگردانی کی سزا ان کو ضرور ملے گی۔ اور اُن کو جہنم میں جلایا جائے گا۔ اور ان کا ٹھکانہ بہت بُرا ہوگا۔ ان قراردادوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے پاکستان میں انسانیت سوز مظالم احمدیوں پر ڈھائے گئے۔ اور ان تمام مظالم کی باگ ڈور حضرت رسول کریم صلعم کے فرمان کے مطابق آسمان کے نیچے بدترین مخلوق اور ہر قسم کے فتنوں کے مرکز مُلّاؤں نے سنبھال لی تھی۔ اسی طرح حضرت رسول کریم صلعم کا یہ فرمان بھی درست ثابت ہوا کہ امام مہدی کے بدترین دشمن اُس زمانہ کے علماء اور فقہاء ہوں گے ۔

فاضل مقرر نے اس ظلم وستم اور انسانیت سوز حرکتوں اور اس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان قربانیوں کے نتائج کا نہایت ایمان افروز انداز میں ذکر فرمایا۔ اور بتایا کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کا عالمگیر غلبہ مستقبل قریب میں رونما ہونے والا ہے۔ اور حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے آج سے کئی سال قبل یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ :-

"ایسے شخص کو جسے خدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے میں ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لاکر کھڑا ہوگا تو دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی تو ریزہ ریزہ ہو جائیں گی" (خلافت حقہ اسلامیہ)

پس آج جو کچھ ہو رہا ہے یہ اسی پیشگوئی کا ظہور ہے !!

اس تقریر کے بعد چند اعلانات ہوئے۔ اور دوسرے دن کا پہلا اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا ۔

دوسرا دن ـــــ دوسرا اجلاس

مورخہ ۱۹ر دسمبر۔ بعد دوپہر ۲ بجے جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا دوسرا اجلاس زیر صدارت محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد منعقد ہوا۔

مکرم حافظ اللہ دین صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر کی نظم خوانی کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔

جماعت احمدیہ کی تدریجی ترقی اور اس کا دنیا پر اثر

اس عنوان پر مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی ابتداء بھی الٰہی سلسلوں کی طرح ہوئی ہے۔ اور اس کا عروج بھی الٰہی سلسلوں کی طرح ہو رہا ہے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی تدریجی ترقی اس کے مختلف ادوار کی روشنی میں واضح رنگ میں بیان فرمائی۔ اس ترقی کے بارے میں آپ نے خدائی بشارتوں میں ظاہر کردہ نقشہ پیش کرتے ہوئے مختلف الہامات بیان کئے۔ فاضل مقرر نے تاریخ احمدیت میں دور جدید کا ذکر کرتے ہوئے خلافت ثانیہ اور خلافت ثالثہ میں جو عظیم الشان اثر و نفوذ دُنیا میں رُونما ہوا ہے نہایت ایمان افروز رنگ میں ذکر کیا۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی تعداد کے اعتبار سے اور کامیابی کے اعتبار سے مالی قربانیوں کے اعتبار سے عظیم الشان ترقیوں کا ذکر فرمایا

(اس تقریر کا مکمل متن انشاء اللہ بدر میں شائع ہو جائے گا۔)

اس کے بعد مکرم عبدالمغنی صاحب برہ پورہ نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک دعائیہ نظم ؎

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے

نہایت خوش الحانی سے سُنائی۔

ہستی باری تعالےٰ

اس عنوان پر مکرم و محترم مولانا الحاج شریف احمد صاحب امینی نے اپنے مخصوص اور دلنشین انداز میں تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ ہستی باری تعالےٰ ہر مذہب کا نقطۂ مرکزی ہے۔ دیگر تمام عقائد اسی محور کے گرد گھومتے ہیں۔ کیونکہ مذہب کے معنے وہ راستہ اور طریق ہے جس پر چل کر انسان خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا کر سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی ہستی پر ایمان کسی نہ کسی رنگ میں متمدن اور غیر متمدن قوموں میں پایا جاتا ہے۔ فاضل مقرر نے ہستی باری تعالیٰ کے بارے میں مختلف مذاہب کے مختلف نظریات پیش فرمائے آپ نے دہریوں کی طرف سے پیش کئے جانے والے بعض نظریات کی نہایت شاندار اور اعلیٰ معیار سے تردید فرمائی۔ اس کے بعد آپ نے قرآن کریم کی مختلف آیات کی روشنی میں خدا تعالیٰ کی ہستی کو ناقابل تردید انداز میں پیش فرمایا۔ اس سلسلہ میں فاضل مقرر نے خاص طور پر ہستی باری تعالےٰ کے متعلق صالحین کی شہادت۔ الہام الٰہی کا نزول۔ غلبہ مامورمن اللہ۔ علم غیب کا اظہار۔ قبولیت دعا۔ وغیرہ امور مختلف واقعات کی روشنی میں دلائل پیش فرمائے۔

اس ضمن میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد آپ کی مختلف پیشگوئیاں اور ان کا پورا ہونا وغیرہ تازہ بتازہ نشانات ہستی باری تعالےٰ کے ثبوت میں پیش فرمائے۔

اس تقریر کے بعد چند اعلانات ہوئے اور دوسرے دن کا یہ دوسرا اجلاس نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

تیسرا دن ـــــ پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کے تیسرے دن کا پہلا اجلاس موسم کی خرابی کی وجہ سے مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت محترم مولانا عنایت اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن تنزانیہ مشرقی افریقہ منعقد ہوا۔ مکرم مولوی نورالاسلام صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم ظہیر عالم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک روح پرور نظم خوش الحانی سے سنائی

موجودہ سائنسی دور اور اسلام

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم سید فضل احمد صاحب پٹنہ کی انگریزی میں ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ آج سائنس نے بہت زیادہ ترقی کی ہے۔ لیکن ان ترقیوں سے انسانیت اور انسانی قدر و منزلت کی کوئی خدمت نہیں ہو پا رہی ہے۔ موجودہ بے چینی، بھوک اور دیگر اخلاقی گراوٹ کو مٹانے میں کوئی مدد کرنے سے سائنس ناکام ہو چکی ہے لیکن قرآن کریم نے قیامت تک پیش آمدہ ہر قسم کے مسائل کا حل آج سے چودہ سو سال قبل ہی دُنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا قول ہے اور

سائنس خدا کا فعل ہے۔ اگر آج خدا کے قول یعنی قرآن کریم کی بنیاد پر سائنس کی مدد سے موجودہ زمانہ کے مسائل کا حل ڈھونڈا جائے تو دُنیا کی تمام پریشانیاں دُور ہو جائیں اور ایک نہایت شاندار معاشرہ اور امن و امان والی فضاء پیدا کی جا سکتی ہے۔

فاضل مقرر نے قرآن کریم کی متعدد آیات پیش کرتے ہوئے ان سب کو موجودہ سائنسی تحقیقات کے ساتھ مستنبط کر کے دکھایا۔ آپ نے بتایا کہ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ سائنس دان خدا کے منکر ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ درست نہیں۔ آج کل بے شمار سائنس دان یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ کہ اس عالم کائنات کی تخلیق میں ایک مافوق الفطرت ہستی کا عظیم الشان ہاتھ کارفرما ہے۔

فاضل مقرر نے موجودہ ارضی و فلکی تحقیقات کے سلسلہ میں سائنس کی مختلف ترقیوں کا ذکر کرنے کے بعد مختلف آیات کی روشنی میں قرآن کریم کے متعلق یہ ثبوت بہم پہنچایا کہ ان تمام انکشافات کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔

اس تقریر کے بعد مکرم مولوی عبد الکریم صاحب ملکانہ نے حضرت مصلح موعود رضی کی ایک نظم خوش الحانی سے سنائی ؎

دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو
یہ درد رہے گا بن کے دوا تم صبر کرو وقت آنے دو

اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل کی

جماعت احمدیہ پر مظالم کی داستانِ درد اور احمدیوں سے عالمی ہمدردی کا شاندار مظاہرہ

کے عنوان پر ہوئی۔ فاضل مقرر نے نہایت مؤثر اور دلچسپ انداز میں جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض۔ مُلّاؤں کی مخالفت اور اس کا انجام۔ ابتلاؤں اور مخالفتوں کے باوجود جماعت احمدیہ کی ترقی کا ذکر کرنے کے بعد، خلافت ثالثہ کے ساتھ وابستہ بعض عظیم الشان پیشگوئیوں کی طرف روشنی ڈالی۔ آپ نے خلافتِ ثالثہ کے قیام کے ساتھ جماعتی ترقی کے شاندار پروگرام اور منصوبوں کی تفصیل اور اس کی کامیابیوں کے نتیجہ میں مخالفوں کے حسد و کینہ کا اور اُس کے نتیجہ میں پاکستان میں پیدا شدہ مظالم اور قتل و غارت گری کا نقشہ نہایت مؤثر انداز میں ذکر فرمایا۔ فاضل مقرر نے اپریل ۱۹۷۴ء کو مکہ میں منعقدہ رابطہ عالم اسلامی کی ظالمانہ اور غیر اسلامی قراردادوں اور منصوبوں کا ذکر کرتے ہوئے نہایت دلنشین انداز میں ان کا تجزیہ کیا۔ پاکستان میں پیدا شدہ ان اخلاق سوز اور شرمناک فسادات کے بالمقابل جماعت احمدیہ کی ایمانی جرأت مندی اور اپنے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روحانی قیادت میں استقلال اور فسادات کے دوران کے ایمان افروز واقعات اور تائید و نصرتِ الٰہی کے ایمان افروز نظاروں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے سامعین کے اندر ایک وجد کی کیفیت پیدا کر دی۔

آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں مختلف اخباروں اور تنظیموں کی طرف سے دکھائے گئے ہمدردی کے شاندار واقعات بیان کئے۔ اور بالآخر جماعت احمدیہ کے روشن مستقبل کے بارے میں بعض خدائی بشارات کی طرف روشنی ڈالی۔

برکات خلافت

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی ہوئی۔ اس تقریر سے قبل مکرم مظفر احمد صاحب ظفر نے نہایت خوش الحانی سے محترم تنویر صاحب کی ایک نظم سنائی ؎

نظم کام نہیں دیتا خلافت کے بغیر
ہے جماعت کی یہی روحِ رواں دیکھ لیا

فاضل مقرر نے آیت استخلاف کی تلاوت کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد قائم شدہ خلافت کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ خلافت کی دونوں برکات تمکین دین اور خوف کی امن کے ساتھ تبدیلی خلافت احمدیہ کے قیام کے ذریعہ سے کس طرح رُونما ہوئی۔ آپ نے نہایت پُرجوش اور مؤثر رنگ میں قیامِ خلافتِ احمدیہ کے بعد رُونما ہونے والے عظیم الشان روحانی انقلاب کو مختلف تاریخی و واقعاتی پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے بیان فرمایا۔

نیز آپ نے آیت خلافت کی آخری شق ومن کفر بعد ذٰلک فاولٰئک ھم الفٰسقون۔ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ خلافت کے انکار کے نتیجہ میں فسق و فجور پھیل جاتا ہے اور منکرین خلافت فاسقین میں شمار ہوتے ہیں۔ چنانچہ آج جماعت احمدیہ کے بلند مقام اور منکرین خلافت کی ضلالت کن حالات کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔

اس پُراثر اور پُرجوش تقریر کے بعد تیسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

تیسرا دن ——— دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء کا آخری اجلاس ۱۵ر دسمبر بعد دوپہر ۳ بجے محترم ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب میڈیکل مشنری غانا کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

مکرم بشیر احمد صاحب خادم کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے کی نظم خوانی کے بعد غیر ممالک سے تشریف لائے ہوئے معزز مہمانوں نے اپنے اپنے ایمان افروز تاثرات اور تجربات بیان فرمائے۔ مکرم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب (انگلستان) نے وہاں کے احمدیہ مشنوں کی مؤثر سرگرمیوں کا ذکر فرمایا۔ اس کے بعد مکرم عبد الرحمٰن صاحب گوری دیلون پیٹ (آندھرا) نے اپنے قبولِ احمدیت کی داستان سنائی آپ اس سے پہلے ایک عیسائی تھے۔

مکرم بشیر احمد صاحب (ماریشس) نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ۱۸۸۹ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا تھا کہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

ماریشس میں ۱۹۱۵ء میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔ اور وہاں ایک ایسا مقام ہے جس کا نام ہی زمین کا کنارہ ہے

مکرم سردار نذیر احمد صاحب جو افریقہ کے ملک غانا میں میڈیکل مشنری کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ افریقہ کے عاشقانِ احمدیت کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور خدا تعالیٰ کی عظیم الشان نصرت و تائیدِ الٰہی کے بعض نظارے پیش فرمائے۔

اس کے بعد محترم مولانا چوہدری عنایت اللہ صاحب سابق مبلغ انچارج تنزانیہ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ میں ۲۲ر اکتوبر ۱۹۳۸ء کو مشرقی افریقہ بطور مبلغ روانہ ہوا۔ سمالیہ۔ یوگنڈہ۔ نیروبی تنزانیہ وغیرہ ممالک میں خدمات دین بجا لانے کی توفیق ملی۔ آپ نے افریقہ میں احمدیت کے اثر و نفوذ اور تبلیغی واقعات نہایت ایمان افروز انداز میں بیان فرمائے

اس دلچسپ اور دلنشین خطاب کے بعد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ پونچھ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک روح پرور منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا ؎

ذکرِ خدا پہ زور دے ظلمتِ دل مٹائے جا
گوہرِ شب چراغ بن دنیا میں جگمگائے جا۔

الوداعی خطاب

اس مقدس جلسہ کی آخری تقریر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کی ہوئی۔ آپ نے فرمایا ــــ

خدا تعالیٰ کا جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے۔ جس نے ہمیں اپنی زندگی میں پھر ایک دفعہ توفیق عطا فرمائی کہ اُس کے نام کو بلند کرنے کے لئے، اُس کے ذکر و اذکار کے لئے اور نبیوں کے سرتاج، فخرِ موجودات سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے لئے! اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے یہاں آکر جمع ہو جائیں۔ میں اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مختصر طور پر آپ کے سامنے چند امور پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت، ہم میں سے ہر ایک شخص کو مدنظر رکھ کر اس کے پانے کے لئے اپنی زندگی گزارنے کی ضرورت ہے۔ خدا جب اپنے مامور و مرسل کو دنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو ہر زمانہ میں ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین پیدا کرنا چاہتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے حضرت خاتم النبیین صلعم کی سیرت و سوانح سے بعض ایمان افروز واقعات بیان کرنے کے بعد آپ کے ذریعہ جو عظیم الشان روحانی انقلاب پیدا ہوا اس کا بہترین انداز میں ذکر فرمایا۔ آنمحترم نے حضرت رسول کریم صلعم کے جلیل القدر روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والے احمدیوں کی قدر و منزلت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری جماعت کے قیام کی اصل غرض بہت بلند و بالا ہے۔

آنمحترم نے بتایا کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو صحابی ہم سے رخصت ہو گئے ہیں۔ غالباً قادیان میں یہ پہلا واقعہ ہے جب کہ ایک ہی روز دو درویش یا دو صحابی ایک وقت میں ہم سب سے رخصت ہو گئے ہیں۔ جب میں جنازہ کی نماز پڑھ رہا تھا تو میں سوچنے لگا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی زمانہ میں ایمان لانے والوں نے آپ کی صداقت کے اتنے نشان نہیں دیکھے تھے، جتنے ہم نے دیکھے ہیں۔ لیکن اُن صحابہ کرام کو جو مقام حاصل ہے وہ ہمیں نہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے چند ہی نشان دیکھے تھے کہ انہیں ایمان نصیب ہوا۔ اس ضمن میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت منشی روڑے خان صاحب رضی کا واقعہ بیان فرمایا کہ ایک انگریز کے

دل پر انہوں نے روزنے ... ہوتے ہوئے ... دیا تھا کہ ... کا چہرہ دیکھ کر ایمان لایا ہوں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے خلافتِ احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری زندگی کا دارومدار اور ہماری روحانی اور دیگر تمام قسم کی ترقیات کا انحصار خلافت سے وابستگی سے ہے۔ اسی خلافت کے تحت نظام جماعت قائم ہے۔ اس لئے کہ خلیفۂ وقت ہر جگہ جا نہیں سکتے اس لئے ان کا قائم کردہ نظام خلافت کا قائمقام ہے جن جماعتوں میں نظام مضبوط ہے وہی ترقی پذیر ہے جہاں نظام نہیں وہاں ترقی بھی نہیں ہوتی۔

آپ نے فرمایا کہ خداتعالےٰ نے مختلف پانیوں سے گلہائے رنگ برنگ کو اکٹھا کیا۔ اور یہ احمدی برادری ایک سلک میں منسلک ہو کر برادرانہ جذبات کے ساتھ جو فرائض سرانجام دے رہی ہے۔ ان کا انجام بھی خداتعالےٰ کے فضل وکرم اور برکات کے نزول کے ساتھ ہمیں نظر آرہا ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اشدّاءُ علی الکفّارِ رُحَمَآءُ بینھم کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں دوسروں کے اثر کو قبول نہیں کرنا چاہئیے۔ بلکہ غیروں پر اپنا اثر ڈالنے کی ضرورت ہے۔ اور آپس میں محبت و پیار کا سلوک کرنا چاہئیے

میں نہایت دردمندانہ دل کے ساتھ محبت کے پیدا کردہ رشتۂ محبت کا واسطہ دیتے ہوئے۔ اس کی قدر کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔ خداتعالےٰ کے مامور کے ساتھ تعلق پیدا کرنے والوں کے اندر صحابہ جیسا خلوص اور رشتہ داری اور اخوت و برادری ہونی چاہئیے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

صحابہ سے ملا جو مجھ کو پایا۔

آپ نے فرمایا کہ اس رشتہ کے مقابل پر تمام دنیوی تعلقات ہیچ ہیں۔ اصل رشتہ داری وہی ہے جس کو خداتعالےٰ نے قائم فرمایا ہے۔ اس لئے رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کا پورا مجسمہ اور قربانیوں کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے زندگی گذارنے کی ضرورت ہے

رشتہ ناطہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم کردہ برادری کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہئیے ہماری جماعت میں اسلامی تعلیم کے مطابق ذات پات اور حسب ونسب والا معاملہ نہیں اس لئے رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں وسیع النظر اور وسیع القلب ہونے کی ضرورت ہے

آپ نے تبلیغ احمدیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر سچا احمدی مبلغ ہی ہوا کرتا ہے۔ تبلیغ کرنا اور خدا کا کلام پہنچانا ہر احمدی کا فرض ہے۔ لیکن ہر جماعت مبلغ کا تقاضا کرتی ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ سلسلہ کی کتابوں کا مطالعہ کرے اور اپنے آپ کو ایک مبلغ کی حیثیت سے تبلیغ احمدیت میں مصروف رکھے۔

آنمحترم نے بدر کی اشاعت، مدرسہ احمدیہ میں طلبہ کو بھیجنے - صد سالہ جوبلی کے عظیم منصوبہ - نفلی عبادات وغیرہ کی مؤثر انداز میں تحریک فرمائی۔

اس کے بعد موجودہ ابتلاء کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو پیشگوئیاں فرمائی تھیں ان کا ذکر کرنے کے بعد جماعت احمدیہ کی عظیم الشان اور شاندار مستقبل کے بارے میں بعض ایمان افروز اقتباسات سنائے

اس کے بعد دعاؤں کے اعلانات سنائے گئے۔ بعد میں محترم حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے ایک لمبی اور پُرسوز اجتماعی دعا فرمائی

اس طرح جماعت احمدیہ کے ۸۴ ویں جلسہ سالانہ کے اختتام پذیر ہونے کا اعلان کیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ٹیپ شدہ تقریر

مورخہ ۱۵ ارفتح رات کو ۴½ بجے مسجد اقصیٰ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تقریر جو حضور انور نے ۲۸ فتح ۱۳۵۴ھ میں جلسہ سالانہ ربوہ کے دن فرمائی تھی۔ ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ سنائی گئی۔

یہ تقریر انتہائی اہم اور ایمان افروز تھی کہ ہر احمدی ہمہ تن گوش ہو کر اپنی جان سے زیادہ پیارے آقا کی آواز ایک عجیب سرور اور لطف لے کر سنتا رہا۔ اور زیر لب حضور اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت وسلامتی اور لمبی عمر کے لئے اور آپ کے منصوبوں کی کامیابی کے لئے دعائیں کرتا رہا۔

خدام الاحمدیہ کا تربیتی اجلاس

مورخہ ۱۲ ارفتح رات کے ۸ بجے مسجد اقصیٰ میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت محترم مولانا چوہدری ... اللہ صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم ... عہد دہرایا گیا۔ بعدازاں مکرم مولوی ... نبی صاحب نیاز مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر اور مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس نے تقریریں کیں۔

اعلانات نکاح

جلسہ سالانہ کے ایام میں محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے مورخہ ۱۴ اور ۱۵ ارفتح کو دس کے قریب نکاحوں کا اعلان فرمایا آپ نے خطبۂ نکاح میں بیان فرمایا کہ خداتعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض دین اسلام کا احیاء اور شریعت محمدیہ کا قیام قرار دیا ہے زندگی کے مختلف شعبوں کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہر امر کے بارے میں حضرت رسول کریم صلعم کا اسوۂ حسنہ موجود ہے۔ زندگی کے مختلف شعبوں میں ایک نسل انسانی کا ارتقاء ہے خداتعالےٰ نے صحیح نسل کی نشوونما کیلئے ازدواجی تعلقات کا سلسلہ جاری فرمایا

آنمحترم نے ایک حدیث نبوی کی روشنی میں بیان فرمایا کہ انسان مختلف دنیوی اغراض ومقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے شادی کرتا ہے۔ لیکن لڑکی کی مذہبی اور اخلاقی حالت اور دین کے ساتھ تعلقات زیرِ نظر رکھتے ہوئے جو شادی کی جاتی ہے وہی کامیاب رہتی ہے۔ آنمحترم نے دوران خطبہ فرمایا کہ سلسلہ نے ہم پر جو ذمہ داریاں عائد کی ہیں وہ بہت بڑی ہیں۔ جب جماعت نسلاً بڑھتی ہے۔ تو ایک طرف ہمیں خوشی بھی ہوتی ہے اور دوسری طرف فکر بھی دامنگیر ہوتی ہے نئی نسل کی تعلیم وتربیت اور اس کی روحانی نشوونما ایک فکر انگیز بات ہوتی ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غیر احمدی لڑکی کے ساتھ اپنی احمدی بچی کا رشتہ کرنے سے منع فرمایا ہے آپ نے اس حکم کی عظیم الشان حکمت بھی بیان فرمائی ہے۔ پس مومن کو خدا نے فراست ... ہے اس کے مطابق عمل کرنے کی ضرورت ... آپ نے فرمایا آنحضرت صلعم نے اس موقعہ پر دعاؤں پر بہت زیادہ زور دیا ہے ... کیونکہ ... جب خدا پر نظر رکھتے ہوئے جب ... دعا کرتے ہیں وہ کبھی ضائع نہیں ہوتیں بلکہ وہ کسی نہ کسی طرح اور کبھی نہ کبھی ضرور رنگ لاتی ہے آپ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا رشتہ داری کے متعلق پاک نمونہ کا ذکر فرمایا۔

جنازہ

مورخہ ۱۴ اور ۱۵ ارفتح کی درمیانی شب کو حضرت ڈاکٹر عطرالدین صاحبؓ اور ۱۵ ارفتح کی صبح حافظ عبدالرحمٰن صاحبؓ کی وفات ہوئی

انا للہ وانا الیہ راجعون آپ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اس دن بعد نماز ظہر وعصر محترم حضرت امیر صاحب نے ان دونوں بزرگوں کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اللہ تعالےٰ ان کے درجات بلند فرمائے آمین۔

مورخہ ۱۶ ارفتح دسمبر سے مہمانان کرام اپنے اپنے گھروں کو واپس جانے لگے۔ اللہ تعالےٰ ان کا حافظ وناصر ہو آمین اور ان کی تمام نیک تمنائیں پوری کرتے ہوئے دینی ودنیوی ترقیات سے نوازے۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے احباب کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو دعائیں فرمائی تھیں اللہ تعالےٰ انہیں ان دعاؤں کا مورد بنائے آمین ثم آمین

درویشان قادیان

کے متعلق آپ کے مقدس اور پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"درویشان قادیان جو اپنے ذرائع معاش کے انتخاب میں آپ کی طرح آزاد نہیں جن کا میدان عمل قادیان کی مختصر بستی تک محدود ہے۔ وہ وہاں صرف اپنی نہیں بلکہ جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں دنیا باوجود اپنی وسعتوں کے ان کے لئے تنگ ہو کر رہ گئی ہے۔ ان کے ذرائع معاش محدود ہیں ...... ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے خیرات کے طور پر نہیں۔ بلکہ قدردانی اور محبت کے جذبات کے ساتھ ان کی ہر طرح امداد کریں تا وہ فارغ البالی اور بے فکری کے ساتھ مرکز سلسلہ اور شعائر اللہ کی حفاظت کے مقدس فریضہ کی ادائیگی میں دن رات مصروف رہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے اموال میں اور زیادہ برکت دے گا انشاءاللہ"

پس وہ احباب جو خطیر رقم اس فنڈ میں نہیں دے سکتے وہ صرف ۱۲/ روپے سالانہ ۳۰ اپریل ۱۹۷۶ء تک ادا کر کے اپنے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہہ کر رضائے الٰہی حاصل کریں

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست دعا

مکرم شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ سلسلہ چند دنوں سے قادیان میں علیل ہیں تمام احباب جماعت سے صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ایڈیٹر بدر)

اُذْکُرُوْا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْرِ

آہ مولوی سید محمد موسیٰ صاحب مرحوم آف سونگھڑہ
مبلغ انچارج کٹک مشن وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

[illegible] منشی حبیب [illegible]
[illegible] جماعت [illegible] کے ایک
دوست کی زبانی یہ افسوسناک خبر ملی کہ عاجز
کے بچپن کے دوست سید [illegible] سے
اور فدائی خادم دُعا گو بزرگ سلسلہ کے کام
کے سلسلہ میں ۱۹۶۵.۱۱.۰۵ کو جماعت سے واپسی
کے وقت مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب
انسپکٹر بیت المال اور عزیزم مولوی سید غلام
مہدی صاحب ناصر مبلغ بھدرک کے ہمراہ آ
رہے تھے کہ اچانک ٹرین میں ایکسیڈنٹ
ہونے کی وجہ سے شہید ہو گئے انا للہ
وانا الیہ راجعون۔ کُلُّ مَنْ
عَلَیْهَا فَانٍ۔ اس افسوسناک اور
دل کو ہلا دینے والی خبر سے سخت صدمہ
پہنچا۔ مولوی صاحب مرحوم بچپن سے ہی متقی
و پرہیزگار تھے ہم دونوں اور عاجز کے
رشتہ کے ماموں مکرم سید عبد الرحمٰن صاحب
ابن مولوی سید محمد حسن صاحب مرحوم آف
سونگھڑہ کی دلی خواہش تھی کہ قادیان
جا کر دین کی تعلیم حاصل کریں۔ ایک
دفعہ ہم تینوں گھر سے چھپ کر دارالامان
جانے کی غرض سے ٹرین پر سوار ہو گئے
مولوی صاحب مرحوم کی ایک خواب اور کئی
باتوں کی وجہ سے ہم تینوں چند اسٹیشنوں
کے بعد واپس آ گئے۔ اور دینی تعلیم
حاصل کرتے رہے۔ چند سال کے بعد
حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے زندگی
وقف کرنے کی تحریک کی۔ حضور کی اس
مبارک تحریک پر ہم [illegible] لبیک کہنے
کی سعادت ملی۔ اور حضور کی خدمت میں
[illegible] کے [illegible] ہمارے
[illegible] مکرم سید عبد الغفور صاحب
[illegible] کو پیار [illegible] ہم
دونوں کی درخواستیں حضرت [illegible] کی
خدمت میں جا چکی تھیں کچھ [illegible] کے بعد
حضور نے ۱۹۳۵ء میں انٹرویو کے لئے عاجز
کو اور عاجز کے بہنوئی مکرم مولوی سید عبید
اللہ صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ
بھونیشور جو کہ وقف زندگی کر چکے تھے ہم
دونوں کا بلاوا آیا۔ ہم دونوں جون ۱۹۳۵ء
کو اپنے والدین کی اجازت سے دارالامان
کے لئے روانہ ہو گئے۔ حضور نے از راہ شفقت
ہمارا وقف منظور فرما لیا۔ اور ہماری تعلیم کا مرکز
ہی میں انتظام ہو گیا۔
تعلیم کا سلسلہ جاری تھا کہ اچانک ۱۹۳۶ء
میں عاجز کے پیارے دوست بچپن کے
ساتھی مولوی صاحب مرحوم کو حضور نے انٹرویو
کے لئے بلایا حضور نے مولوی صاحب مرحوم کو
بھی دین کی خدمت کے لئے قبول کر لیا اس
پر مولوی صاحب مرحوم بہت ہی خوش ہوئے
کہ میں نے اپنے مقصد کو پا لیا ہے۔ تعلیم
کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد مولیٰ کریم کی
دی ہوئی توفیق کے ماتحت مختلف جگہوں پر
تبلیغ و اشاعت دین کی توفیق ملی مرحوم
کی زندگی میں جب کبھی شکر رنجی ہو جاتی ہم
دونوں مل کر اسے دور کر دیتے۔ اور
دل میں کوئی بات نہ رکھتے۔
مرحوم کم گو نیک سیرت اور خوش
اخلاق تھے خدمت دین کا خاص جذبہ دل
میں رکھتے تھے۔ چنانچہ اپنے اس محبوب
مشغلہ کے دوران اللہ تعالیٰ کے حضور
حاضر ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ
راجعون۔ افسوس میرے بچپن کے
ساتھی اور بہترین دوست جدا ہو گئے۔
اے میرے مولیٰ تو مرحوم کو جنت الفردوس
میں اعلیٰ مقام عطا کر اور اس پر معاصی
کو بھی آخر دم تک خدمت دین کرنے
کی توفیق عطا کر۔ اور ابرار بنا کر وفات
دے آمین
افسوس کہ مرحوم کی کوئی نرینہ اولاد نہیں
مرحوم نے اپنے بھائی مکرم مولوی سید ابو
صالح صاحب صدر جماعت کٹک کے ایک
فرزند کو بچپن سے ہی پالا تھا۔ مرحوم کی بیوہ
اور فرزند نیز مرحوم کے دونوں بھائیوں کو
سخت صدمہ ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں
اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا
کرے اور سب کو اپنی رضا کی راہوں
پر چلنے کی توفیق دے آمین
مرحوم جس جس جماعت میں بطور مبلغ
کام کرتے رہے وہاں کے لوگوں کو
خدا رسیدہ بنانے کی کوشش کرتے
رہے۔ اور اپنے نمونہ سے احباب
کو گرویدہ بنا لیتے۔
مرحوم نے اپنی زندگی میں سلسلہ کے
بہت ہی اہم امور سرانجام دئے تھے
میں اپنے بھائی مکرم مولوی سید ابو صالح
صاحب صدر جماعت کٹک اور احباب
کٹک کے تعاون سے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم
احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کی کوشش
اور مہربانی سے خیر رقم سے ایک قطعہ اور
موقعہ مکان خریدا گیا۔ دوسرے روز مرحوم نے
دارالتبلیغ کو منتقل ہونے والے تھے کہ اچانک
یہ حادثہ پیش آیا۔
بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

خاکسار
سید فضل عمر کٹکی عفا اللہ عنہ
مبلغ انچارج سنگڑہ یا مشن اڑیسہ

اِنتقالِ پُر ملال

افسوس صد افسوس کہ گذشتہ اتوار مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۶۵ء شام پانچ بجے قریب عمی
المکرم حضرت مولوی سید فضل الرحمٰن صاحب B.A.D.E.C. سابق قائمقام امیر جماعتہائے
احمدیہ اڑیسہ اپنے مولا حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون
بلانے والا ہے سب سے پیارا اسے دل تو اسی پر جاں فدا کر
مرحوم نہایت متقی اور دعا گو انسان تھے اور حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب سونگھڑہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اولین مبلغ اڑیسہ کے بھتیجے تھے۔ مرحوم عہد امارت میں جماعت
ہائے احمدیہ اڑیسہ کی بہبودی اور ترقی کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے۔ نہایت صابر و
شاکر اور حلیم الطبع عاجزی اور انکساری کی ایک مثال تھے۔ آخری وقت تک جماعت
کی ترقی کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ اب جبکہ اڑیسہ کے نئے دارالتبلیغ اور سنٹرل احمدیہ
مسجد کٹک میں مستقل طور پر ایک عمارت خرید لی گئی تھی تو مرحوم یہ بات سن کر بے حد
خوش ہوئے اور فوراً اظہار تشکر کے لئے سجدہ میں گر گئے۔ اور نفل ادا کئے۔ مرحوم
اپنے پیچھے ایک بیوہ اور پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑ گئے۔ خدا کے فضل سے تمام
بچے نیک دیندار اور جماعت کے ہر کام میں پیش پیش رہتے ہیں۔
احباب کرام بزرگان جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم
مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین
خاکسار۔ سید محمود احمد نیر کٹک (اڑیسہ)

صدقات کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں!

"خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا۔ خدا
تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت
کی تکلیفیں دور ہوں۔ اس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اس کا علم
پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقات بہت دیا کرو۔
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جہاں دُعائیں نہیں پہنچتیں وہاں
صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے"۔
حضور رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد ہماری جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی
کے راستہ میں رکاوٹوں کے پیش نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے اور جماعت کے ہر
مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور اقدس کے ارشاد کی اہمیت کا پوری طرح احساس
کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کر دے اور ساتھ جماعت کی مشکلات
کے ازالہ کے لئے دعائیں بھی کرتا رہے۔
اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین
ناظر بیت المال (آمد) قادیان

قادیان میں جماعت احمدیہ کا تراسیواں جلسہ سالانہ — بقیہ اداریہ صفحہ ۲

مسجد مبارک و اقصیٰ میں قرآن کریم، حدیث شریف اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس کا سلسلہ جاری رہا۔ مسجد اقصیٰ میں مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ یہ سلسلہ یہ خدمت بجا لاتے رہے جبکہ مسجد مبارک میں مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی۔ مولانا عنایت اللہ صاحب مبلغ تنزانیہ اور مکرم مولوی عبد الحق صاحب کو اس خدمت کی سعادت حاصل ہوئی۔ چونکہ پاکستان میں حالیہ اینٹی احمدیہ فسادات کے دنوں میں مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب کو ربوہ میں قیام کرنے اور حالات کو بچشم خود مشاہدہ کرنے کا موقعہ ملا اس لئے بیشتر ایام محترم موصوف نے اس موضوع پر ایمان افروز واقعات سنانے کا پروگرام رکھا۔ یہ واقعات ایسے ایمان افروز اور ایمانی تقویت کا باعث تھے۔ تمام سامعین ہمہ تن گوش ہو کر سنتے رہے۔ محترم مولانا صاحب نے مخالفین کے ظلم و ستم کی تفصیلات سنانے کی بجائے (کیونکہ ایسی تفصیلات تو بدر میں آ چکی ہیں اور احباب کو ان کا بخوبی علم بھی ہو چکا ہوا ہے۔) وہاں کے احباب جماعت کی بے نظیر قربانیوں اور جذبۂ فدائیت اور ثبات قدمی اور خدا کے زندہ نشانات کے ظہور پذیر ہونے کے سچے واقعات سنا سنا کر حاضرین کے لئے ازدیاد ایمان کا سامان کر دیا۔ یہ گویا حاضرین جلسہ کی روحانی غذا تھی۔ جو سید ھی دلوں میں اترتی جاتی۔ اور ان کے اندر ایسی قربانی اور فدائیت کے عزم نو کی ترغیب دینے کا ذریعہ بنتی جا رہی تھی۔ اس کی روحانی لذت محسوس تو کی جا سکتی ہے۔ لیکن اس کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ ان تفصیلات کو سن کر دلوں کو ایک نئی جلا ملی اور ایمانوں کو تقویت۔ ہر شخص کے دل کی یہی آواز تھی کہ احمدیت کو مٹایا جانا ممکن نہیں اور کہ ہم لوگ بھی ان فدایان احمدیت کے نقش قدم پر چلنے کا عزم صمیم رکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ احمدیت کے ذریعہ اسلام کے وہ موعود عالمگیر غلبہ کے سامان جلد کرے اور تمام درمیانی روکوں کو اپنے فضل سے دور کر دے آمین

چونکہ احباب جماعت جو دور دراز سے سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے اپنی نیک کمائی کا بڑا حصہ مصارف سفر پر خرچ کر کے آتے ہیں۔ اسلئے باوجود شدید تمنا کے کہ ان بابرکت مقامات پر زیادہ دیر قیام کریں۔ ہر شخص اپنی ذاتی مجبوریوں کے باعث جب واپسی کے لئے روانہ ہوتا ہے تو اس کی جو قلبی کیفیت ہوتی ہے اس کی تفصیلات وہی جانتے ہیں جن کو ایسے سفر کا موقعہ ملا۔ ہے بھی الفاظ میں بیان کیا جانا ممکن نہیں دوسری طرف ہم ساکنین قادیان جب اپنے ان بھائیوں کو رخصت کرتے ہیں تو ان کی عارضی جدائی سے دلوں میں جو کیفیت پیدا ہوتی ہے اس کی بہترین ترجمانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک الفاظ میں کچھ اس طرح ہے ؎

احباب سارے آئے تو نے یہ دن دکھائے
تیرے کرم نے پیارے یہ مہرباں بلائے

یہ دن چڑھا مبارک مقصود جس میں پائے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

مہماں جو کر کے الفت آئے بصد محبت
دل کو ہوئی ہے فرحت اور جاں کو میری راحت

پر دل کو پہنچے غم جب یاد آئے وقت رخصت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کرام کے اس سفر کو ہر طرح کی برکات کے حاصل کرنے کا ذریعہ بنائے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مبارک جلسہ پر حاضر ہونے والوں کے لئے جو جو دعائیں کی ہیں اللہ تعالیٰ سب کے حق میں قبول فرمائے اور خیر و عافیت کے ساتھ انہیں اپنے وطنوں میں پہنچائے۔ اور جس روحانی غذا کو ان دوستوں نے یہاں سے حاصل کیا ہے۔ اس کے مطابق آئندہ زندگی گزارنے کا بھی موقعہ دے

آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

درخواست دعا

خاکسار کے چھوٹے بھائی مبارک احمد امسال B.U.M.S کے فائنل امتحان میں شریک ہونے والے ہیں، ان کی اعلیٰ نمبروں میں کامیابی کے لئے نیز وہ بیمار بھی ہیں جس کی وجہ سے کافی پریشان ہیں ان کی مکمل شفایابی اور امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار:۔ منزل احمد خان بکارو (بہار)

اعلانات نکاح

★ ——— مکرم محمد حسن جان صاحب ولد مکرم محمد علی جان مرحوم ساکن برہ پورہ بہار کے نکاح کا اعلان حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے ۲ر نومبر ۱۹۸۳ء کو مسجد مبارک قادیان میں بعد نماز عصر مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم محمد سلیم صاحب ساکن ... (دھپرہ) بہار جو مکرم منشی محمد شمس الدین صاحب آف کلکتہ کے برادر نسبتی کی دختر نیک اختر ہیں کے ساتھ مبلغ ۲۰۰۰ روپے حق مہر پر پڑھایا۔ احباب اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ کے لئے دعا فرمائیں۔ مکرم محمد حسن جان صاحب نے اعانت بدر میں مبلغ ۱۰ روپے اور شکرانہ فنڈ میں مبلغ دس روپے دیئے ہیں۔

... ایم اے باقی صدر جماعت احمدیہ برہ پورہ بھاگلپور بہار

★ ——— قادیان ۱۶ر دسمبر بعد نماز فجر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ڈاکٹر خواجہ عبد الاحد صاحب انصاری حیدرآباد دکن کا نکاح نصرت بیگم بنت سیٹھ محمود احمد صاحب آف چنتہ کنٹہ سے پڑھا

اسی روز محترمہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ بنت خواجہ عبد الواجد صاحب انصاری کا نکاح محمد بشارت احمد صاحب عثمان آباد مہاراشٹر کے ساتھ پڑھا

اس موقعہ پر مکرم خواجہ عبد الواجد صاحب انصاری نے مبلغ دس روپے اعانت بدر اور گیارہ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے جبکہ مکرم سیٹھ محمود احمد صاحب نے مبلغ ۲۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے جزاھم اللہ احسن الجزاء خدا تعالیٰ ہر دو رشتوں کو سب خاندانوں کے لئے بابرکت کرے مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

★ ——— ۱۶ر دسمبر کی صبح کی نماز کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے اقبال احمد ابن راج محمد صاحب چنتہ کنٹہ حیدرآباد کا نکاح ہمراہ عزیزہ بیگم بنت سیٹھ محمد اعظم صاحب مرحوم چنتہ کنٹہ پڑھا مکرم اقبال احمد صاحب کے بھائی مکرم سراج احمد صاحب نے مبلغ دس روپے اعانت بدر اور مبلغ پچیس روپیہ شکرانہ فنڈ میں ادا کئے جزاہ اللہ تعالیٰ

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجب برکت و رحمت بنائے آمین

درخواست دعا

خاکسار کو کئی سال سے ضعف معدہ کی تکلیف چلی آتی ہے۔ جس کی وجہ سے ... ہو کر سخت پریشانی کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پسلیوں کے نچلے حصہ میں درد کی شکایت بھی رہتی ہے۔ بوجہ کثیر العیال ہونے کے ذہنی پریشانی کا بڑھ جانا بھی لازمی بات ہے۔

اس لئے جملہ احباب جماعت سے عموماً اور صحابہ کرام حضرت مسیح موعود اور درویشان سے خصوصاً درخواست ہے کہ خاکسار کی شفائے کاملہ عاجلہ اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ خاکسار:۔ محمد حنیف خان کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت
اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیں
AUTOWINGS
آٹو ونگس
32 SECOND MAINROAD
C.I.T COLONY, MADRAS 600004
PHONE NO - 76360

افسوس الحاج سیٹھ میاں محمد صدیق صاحب بانی آف کلکتہ انتقال کر گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قادیان ۲۳ دسمبر نہایت درجہ دلی رنج اور گہرے افسوس کے ساتھ احباب کی خدمت میں یہ خبر پہنچائی جاتی ہے کہ الحاج سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی آف کلکتہ مورخہ ۲۰ دسمبر کو کراچی میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون یوں تو محترم موصوف ذیابیطس کے پُرانے مریض تھے اور ایک دفعہ پر آپ کو ہائی بلڈ پریشر بھی ہو گیا جو جلد ہی رفع بھی ہو گیا تاہم گذشتہ پانچ چھ ماہ سے پیٹ میں ٹیومر ہو جانے کے سبب سے کینسر کی تکلیف شروع ہو گئی۔ ڈاکٹروں نے رائے دی کہ اس کا اپریشن کر دیا جائے لیکن طبیعت کی کمزوری کے سبب اس تجویز کو عملی جامہ نہ پہنچایا جا سکا۔ دو تین ماہ قبل دوسری بار معائنہ کرانے جانے پر معلوم ہوا کہ ایک کی بجائے دو ٹیومر ہو گئے ہیں۔ اور ان کا دائرہ بھی پھیل چکا ہے جن کا رُخ دل کی طرف ہے۔ اس مرحلہ پر اپریشن کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور ساتھ ہی طبیعت میں دن بدن [illegible] نہایت سرعت سے ترقی پکڑتی گئی۔ [illegible] میں حج بیت اللہ شریف سے واپسی کے بعد کراچی میں اپنے چھوٹے بیٹے مکرم میاں شریف احمد صاحب بانی کے پاس ٹھہر گئے تھے۔ اور وہیں علاج معالجہ بھی ہوتا رہا۔ باوجود اپنی بیماری اور نہایت درجہ ضعف اور کمزوری کے سلسلہ کے کاموں میں حتی المقدور حصہ لیتے رہے اور اس وقت کے حالات کے مطابق [illegible] ہو رہے مظالم کی کسی قدر تفصیل بڑی ہمت کر کے اپنے پرائیویٹ خطوط میں اپنے بیٹوں کو لکھتے رہے اور انہیں احمدیت پر قائم رہنے اور اپنے عقیدہ کے لئے ہر قسم کی قربانی دیتے چلے جانے کی ہمیشہ اور ہر خط میں تاکید کرتے رہے۔ راقم الحروف کو بھی ایسے بعض خطوط پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ یہ خطوط پڑھتے ہی ایمان افروز اور ایک نیک باپ کی طرف سے اپنے سعادتمند بیٹوں کو گویا بہترین وصیت کے رنگ میں لکھے ہوئے ہوتے۔ جن کو پڑھ کر ایمان اور قربانی کے جذبہ کو غیر معمولی تقویت ملتی۔ چونکہ حالیہ اینٹی احمدیہ مخالفت جنیوٹی برادری کے غیر احمدی افراد نے محترم سیٹھ صاحب کا بائیکاٹ کر کے علی الاعلان مخالفین کی تائید کی۔ اور خود سیٹھ صاحب پر بھی برادری کا زبردست دباؤ ڈالتے رہے۔ لیکن محترم موصوف کے غیر معمولی استقلال اور غیرت ایمانی کے سامنے اُن کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔ دیگر احمدی احباب کے ساتھ محترم سیٹھ صاحب کے بیٹے کی دکان کا بھی سخت بائیکاٹ جاری رہا۔ لیکن بسا اوقات انتہائی ضرورت کے موقعہ پر غیر احمدی مخالف موصوف کی ہی دکان سے ضرورت کی اشیاء لینے پر مجبور ہو جاتے۔ اس طرح آپ کے خاندان کو احمدیت کے بلند اخلاق اور وسیع الحوصلگی کا عملاً اظہار کرنے کا موقعہ مل جاتا رہا۔

محترم مرحوم سیٹھ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مالی کشائش عطا فرما رکھی تھی جسے آپ نے ہمیشہ ہی کھلے دل کے ساتھ خدا کی راہ میں صرف کرنے میں دلی فرحت محسوس کی آپ سلسلہ کی ہر مالی تحریک پر خوش دلی سے لبیک کہتے اور اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لیتے اور ہر ایسی خدمت بجالانے کے باوجود کسرِ نفسی کا جذبہ غالب رہتا۔ آپ کو دیر سے بڑی تمنا تھی کہ حج بیت اللہ شریف کا فریضہ سرانجام دینے کی سعادت پائیں اس راہ میں انہیں بہت سی مشکلات کا سامنا تھا۔ مگر بڑی پامردی اور پورے استقلال کے ساتھ اس جد و جہد میں لگے رہے۔ آخر خدا تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ ۱۹۷۲ء میں آپ کو اس فریضہ کی ادائیگی کی سعادت مل گئی۔ مکہ معظمہ سے ان دنوں جو خطوط آپ نے اپنے عزیز بچوں کو تحریر فرمائے اُن سے ان مقامات کے ساتھ عشق و محبت اور گہرے دلی لگاؤ کا ثبوت ملتا ہے۔ آپ کو ان مقامات میں پہنچ کر دلی راحت حاصل ہوئی۔ اور اس پر بارگاہِ رب العزت میں نہایت درجہ شکرگزاری کا اظہار فرماتے رہتے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

مرکز سلسلہ قادیان اور ربوہ اور خلافت حقہ احمدیہ سے آپ کو نہایت درجہ دلی وابستگی بلکہ آپ کی روح کی غذا تھی حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہر فرمان پر دل و جان سے عمل کرتے۔ اور ہر مالی تحریک پر بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ ربوہ میں مسجد اقصیٰ کے تمام اخراجات کرنے کی درخواست جب حضرت المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت درخواست قبول فرمائی تو خدا کا بہت ہی شکر فرماتے رہے۔ اور پھر اس کی تکمیل تک جملہ اخراجات محض رضائے الٰہی کے لئے ادا فرمائے۔ خدا تعالیٰ قبول فرمائے آمین ؛

قادیان اور درویشانِ قادیان کے ساتھ تو آپ کو ایسی محبت تھی کہ اپنے آپ کو درویشوں کا حقیقی بھائی سمجھتے مقدور بھر ان کی ضروریات کے پورا کرنے میں کوشاں رہتے۔ دل میں خواہش رکھتے کہ قادیان پہنچوں۔ چنانچہ [illegible] میں جب شملہ معاہدہ ہوا تو بہت خوش ہوئے۔ اور ڈاک کا سلسلہ جاری ہونے پر سب سے پہلا خط اپنے بیٹوں کو تحریر کرنے کی بجائے قادیان تحریر کیا۔ اور لکھا کہ اب آنے جانے کے رستے بھی کھل جائیں تب میں سب سے پہلے قادیان حاضر ہو کر اپنے درویش بھائیوں سے ملوں اور قادیان میں رہ کر مقاماتِ مقدسہ میں وقت گزاروں۔

محترم سیٹھ صاحب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز کے ارشاد کے تحت کئی برسوں سے صدر انجمن احمدیہ کے ممبر چلے آ رہے تھے۔ اس طرح صدر انجمن احمدیہ کے کاموں میں آپ کا قیمتی مشورہ ہمیشہ ہی شاملِ حال رہا ہے۔ قادیان میں بعض وفات یافتہ درویشان کی بیوگان اور ان کے یتیم بچوں کی محض رضائے الٰہی اور اُن سے محبت کے طور پر مالی امداد فرماتے اور اس میں دلی خوشی محسوس کرتے۔ مدرسہ احمدیہ میں پڑھنے والے بچوں کے لئے آپ کی جیب خاص سے تین مستقل وظائف جاری ہیں جو گویا آپ کی طرف سے صدقہ جاریہ کا رنگ رکھتے ہیں۔ اس طرح درویشان کے ایسے بچے جو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے قابل ہیں ان کے لئے بھی آپ کے نیک [illegible] حصہ ادا ہوتا رہا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

الغرض اگر اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو دولت کی نعمت سے نوازا تو ساتھ ہی خدا نے دل میں خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے کی وسعت بھی بخش رکھی تھی۔ یہ ایک خاص وصف ہے جو محض خدا کے فضل سے ہی کسی شخص میں پایا جاتا ہے۔

محترم سیٹھ صاحب نے تین بیٹے مکرم منیر احمد صاحب بانی۔ مکرم نصیر احمد صاحب بانی اور مکرم شریف احمد صاحب بانی اور دو بیٹیاں محترمہ شکیلہ صاحبہ و محترمہ ناصرہ صاحبہ اور اپنے لائق بچوں کی والدہ کو اپنی یادگار چھوڑا ہے۔ آپ کے سب بچے اور بچیاں شادی شدہ ہیں۔ چونکہ محترم مرحوم کا قیام کراچی میں اپنے سب سے چھوٹے بیٹے مکرم شریف احمد صاحب بانی کے ہاں تھا۔ اس لئے انہیں اور مرحوم کی اہلیہ صاحبہ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اور آپ کی بیٹی ناصرہ بیگم صاحبہ کو اس موقعہ پر خدمت بجالانے کا موقعہ ملا۔ جبکہ آپ کے دونوں بڑے بیٹے مکرم منیر احمد صاحب بانی اور مکرم نصیر احمد صاحب بانی اور ایک بیٹی محترمہ شکیلہ صاحبہ کلکتہ میں رہائش رکھتے ہیں اور اپنا کاروبار کرتے ہیں۔ باوجود بڑی کوشش کرنے کے کراچی جا کر اپنے باپ کو آخری بار ملنے اور موقعہ پر ان کی خدمت بجالانے کی سعادت سے محروم رہے جو بدلے ہوئے حالات کے لحاظ سے بجائے خود ایک بڑا ہی دلسوز امر ہے۔

ادارہ بدر آپ کی اہلیہ محترمہ آپ کے تینوں مخلص بیٹوں اور دونوں بیٹیوں اور دامادوں سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور اس کی رضا حاصل ہو اور سب اولاد کو نیک باپ کا سچا جانشین بنائے اور سب کو اس غیر معمولی صدمہ پر صبر جمیل عطا فرمائے آمین ؛

تعزیتی ریزولیشنز

حضرت ڈاکٹر عطر الدین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی ممبر صدر انجمن احمدیہ کی وفات پر علی الترتیب زیر ۲۸۶ مؤرخہ ۲۳.۱۲.۷۲ و ۲۸۸ مؤرخہ ۲۳.۱۲.۷۲ تعزیتی ریزولیشن پاس ملک کئے گئے۔ جن کی تفصیل انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں دی جائے گی۔

ایڈیٹر بدر

...ellical College. ...Dist. BELLARI (Kar